Volume IX
No. 20

SP. IX-20-76 (E)
250

THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, December 23, 1976

CONTENTS

	PAGES
Starred Questions and Answers...	343
Deferred Starred Questions and Answers	343
The Constitution (Sixth Amendment) Bill, 1976—*Passed* ...	351
The Regulation of Mines and Oil-Fields and Mineral Development (Government Control) (Amendment) Bill, 1976—*Passed* ...	372

PRINTED AT THE CARAVAN PRESS, DARBAR MARKET, LAHORE
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI
Price Paisa: 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Thursday, December 23, 1976

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock in the morning, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman : Yes, now we take up questions. Question No. 34, Mr. Afzal Khan Khoso.

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir, the honourable Minister concerned is not present in the House, so I won't mind if the question No. 34 is deferred till he is available.

Mr. Chairman : The question may be deferred to some other day till he is available.

Mr. Afzal Khan Khoso : Because there are so many supplementaries to clarify and elucidate my question.

Mr. Chrirman : All right. The question stands deferred. Next is Maulana Shah Ahmad Noorani.

DEFERRED STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

(Originally set for Answer on 7th Dec. 1976)

PAKISTANI RESIDING ABROAD

37. ***Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi :** Will the Minister for Religious Affairs, Minority Affairs and Overseas Pakistanis be pleased to state :

[Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi]

(a) the actual number of Pakistanis residing in the U.K., Canada, USA, Saudi Arabia, U.A.E., Hong Kong, Kenya, Tanzania, Libya and the Scandinavian countries ;

(b) whether it is a fact that Pakistanis residing in England are being subjected to racial discrimination and maltreatment by the whites there ; and

(c) if reply to (b) above be the in affirmative, the steps taken by the Government to remedy the situation ?

مولانا کوثر نیازی : (الف) بیرون ملک ہمارے سفارت خانوں کے اندازے کے مطابق سوال میں مذکورہ ممالک میں پاکستانیوں کی تعداد ۵،۱۷،۳۱۳ ہے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے :

برطانیہ عظمیٰ	۳,۵۰,۰۰۰
کینیڈا	۲۰,۰۰۰
ریاست ہائے متحدہ امریکہ	۱۵,۰۰۰
سعودی عرب	۳۵,۰۰۰
متحدہ عرب امارتیں	۶۵,۰۰۰
ہانگ کانگ	۶,۰۰۰
کینیا	۵,۰۰۰
تنزانیہ	۳۱۳
لیبیا	۸,۰۰۰
سکینڈے نیوین ممالک	
سویڈن	۳,۰۰۰
ناروے	۴,۰۰۰
ڈنمارک	۶,۰۰۰
فن لینڈ	—

(ب) یہ امر واقع ہے کہ انگلستان میں پاکستانیوں سے عموماً نسلی امتیاز روا رکھا جاتا ہے لیکن یہ صرف پاکستانیوں سے ہی نہیں ہے۔ دیگر ممالک بالخصوص ایشیا کے تارکین وطن بھی اس کے معتوب ہیں۔ اس نسلی امتیاز کی بظاہر وجہ وہ زبردست اقتصادی بحران ہے جس کا برطانیہ شکار بنا ہوا ہے۔ روزگار کے مواقع کم ہو گئے ہیں۔ نسل پرست عناصر، جو برطانوی معاشرے کا ایک چھوٹا سا گروہ ہے اس غلط فہمی پر تارکین وطن کو باہر نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس سے صورت حال بہتر ہو جائے گی۔

حکومت اس مسئلے سے بخوبی آگاہ ہے ۔ حالیہ نسلی انتشار کے دوران میں نے وزیر اعظم بھٹو کی خاص ہدایت پر ۲۰ جولائی تا ۲۷ جولائی ۱۹۷۶ء تک برطانیہ کا دورہ کیا ۔ برطانوی حکام سے ان معاملات، جنہوں نے ہمارے شہریوں کو پریشان کر رکھا ہے ، پر گفتگو کے دوران میں نے ان پر یہ بات واضح کر دی کہ پاکستانیوں کے خلاف جارحانہ اقدامات کی بناء پر حکومت پاکستان کو سخت تشویش ہے اور یہ کہ وہ ان کے تحفظ کی ضمانت فراہم کر دیں ۔ برطانوی وزیر داخلہ جناب رائے جنکنز نے مذاکرات کے دوران اس بات پر زور دیا کہ برطانوی عوام کی اکثریت نسلی ہم آہنگی پر یقین رکھتی ہے اور یہ کہ حکومت نسل پرستوں کو انتشار کی اجازت نہیں دے گی ۔

میرے دورے کے بعد سے صورت حال اطمینان بخش ہے اور تشدد کا کوئی واقع نہیں ہوا ہے ۔

نسلی امتیاز کے بارے میں ایک نیا قانون ، نسلی تعلقات ایکٹ ' جو حال ہی میں برطانوی حکومت نے نافذ کیا ہے ' ہر قسم کے نسلی امتیاز کے خلاف تحفظ فراہم کرتا ہے ۔

(ج) جیسا کہ مندرجہ بالا ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کیا محترم وزیر اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے جب کہ کینیڈا میں بھی ۲۰ ہزار پاکستانی مقیم ہیں ' ان کی طرف سے بھی کوئی نسلی تعصب کی اطلاع موصول ہوئی ہے ؟

مولانا کوثر نیازی : ہمیں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے ۔

Mr. Kamal Azfar : Sir, I want to ask whether it is necessary to make a statement in the answer that the responsibility for racial discrimination is due to the fact that there is deep economic depression in Britain.

I do not think this is necessary. It may affect our relations. It may not be necessary for us to comment on the position in Britain. This part of the answer may not be allowed to appear in the Press.

Mr. Chairman : No, no.

مولانا کوثر نیازی : یہ فیکٹ ہے کہ معاشی بدحالی ہے ۔ اس میں حکومت کا کیا قصور ہے ؟

Mr. Chairman : This is all right. We are not afraid of facing facts simply because this may annoy somebody.

Next question.

NUMBER OF PILGRIMS AND AMOUNT OF FOREIGN EXCHANGE

39. ***Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi** : Will the Minister for Religious Affairs, Minority Affairs and Overseas Pakistanis be pleased to state :

(a) the number of persons who applied for Haj pilgrimage this year by sea ;

(b) the number of applications rejected ; and

(c) the amount of foreign exchange allocated for Haj pilgrimage this year ?

مولانا کوثر نیازی : (الف) اس سال سمندر کے راستے ۲۵،۴۹۵ پاکستانیوں نے حج کی درخواستیں دی تھیں -

(ب) ان میں سے ۱۴،۰۹۶ کو سمندر کے راستے اور ۲،۶۵۶ کو ہوائی جہاز کے ذریعے بھیجا گیا اور ۸،۷۴۳ درخواستوں کو مسترد کر دیا گیا -

(ج) ۲۶ کروڑ روپے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کیا وزیر مذہبی امور یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جو ۸،۷۴۳ درخواستیں مسترد کر دی گئی ہیں ' کیا ان کے امیدواروں کو آئندہ سال حج پر جانے کا کلی موقع دیا جائے گا ؟

مولانا کوثر نیازی : سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مسترد نہیں ہوئی ہیں بلکہ کیپسٹی نہ ہونے کے باعث ہماری خواہش کے باوجود یہ لوگ نہیں جا سکے ہیں - کیونکہ سفینہ حجاج ہی نہیں تھا - اب ان سارے عازمین حجاج کو اگلے سال کے لئے رجسٹرڈ کر لیا گیا ہے یہ درخواستیں منظور شدہ رجسٹرڈ لسٹ میں خود بخود چلی جائیں گی -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کیا مولانا صاحب یہ فرمائیں گے کہ اس سال ۲۶ کروڑ روپے کا زرمبادلہ جو مختص کیا گیا ہے کیا یہ گذشتہ سال کی نسبت کم نہیں ہے ؟

جناب چیئرمین : اس سال ۲۶ کروڑ روپے تھا اور پچھلے سال کتنا تھا ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : پچھلے سال ۳۰ کروڑ روپے تھا -

جناب چیئرمین : پھر تو آپ کو فرق کا پتہ ہے کہ سال گذشتہ میں اس سال سے زیادہ تھا -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں - - -

جناب چیئرمین : مولانا صاحب ! بات تو وہ پوچھنی چاہئے جو آپ کے علم میں

نہ ہو جب آپ کو پتہ ہے کہ اس سال ۲۶ کروڑ روپے زرمبادلہ تھا اور سال گذشتہ میں ۳۰ کروڑ روپے تھا یہ تو ظاہر ہے کہ اس سال کم تھا ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں اپنی معلومات کے لئے پوچھ رہا تھا ۔

جناب چیئرمین : خواجہ صاحب کی طرح آپ بھی مان لیا کریں کہ غلطی ہو گئی ہے ۔ سہواً ہو گئی ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! عام طور پر منسٹر صاحب سے انفارمیشن لی جا سکتی ہیں ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آیا میری انفارمیشن صحیح بھی ہیں یا نہیں ۔ اگر میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس سال ۲۶ کروڑ روپے کا زرمبادلہ دیا گیا ہے ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : مولانا صاحب ! آپ تشریف رکھیں ۔ آپ یہ پوچھتے کہ پچھلے سال کتنا زرمبادلہ تھا ۔ وہ کہتے کہ ۳۰ کروڑ روپے تو معاملہ ختم ہو جاتا ۔ اب آپ خود ہی کہتے ہیں کہ اس سال کم ہے تو ذمہ آپ پر ہے آپ کو علم ہے پوچھنے کا یہ طریقہ تھا کہ وزیر صاحب بتائیں کہ پچھلے سال کتنا تھا وہ کہتے کہ ۳۰ کروڑ روپیہ تو یہ معاملہ ختم ہو جاتا ۔ آپ کو اپنی غلطی تسلیم کر لینی چاہئے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کیا وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ اس سال پچھلے سال کی نسبت زرمبادلہ کم کیوں مختص کیا گیا ہے ؟

مولانا کوثر نیازی : میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا کہ پچھلے سال کی نسبت رقم کم ہے کیوں کہ میرے پاس انفارمیشن نہیں ہیں مگر میں اس حد تک عرض کرتا ہوں کہ اس سال ایک سفینہ حجاج کم تھا اس لئے ایک سفینہ حجاج نہ ہونے کے باعث ایسا ہوا ہو گا ۔ لیکن میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ اس سال کم ہے اس لئے مجھے فرش نوٹس درکار ہے ۔

Mr. Chairman : That is all now. Questions are over.

Now we take up legislative business.

(Interruption)

Mr. Chairman : I am sorry. Do you want to ask supplementary ?

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir, now the honourable Minister has come. With regard to my question No. 34 if the honourable Minister has no objection, I may put it.

Mr. Chairman : Mr. Aziz Ahmed, because you were not here, the question relating to your Ministry was postponed to some other date. Now, if you are prepared to answer, I will allow it.

Mr. Aziz Ahmed (Minister of State for Defence and Foreign Affairs) : I will be happy to answer it.

Mr. Chairman : All right. We can take up question No. 34.

RESERVATION OF SEATS IN AIRFLIGHT

34. ***Mr. Afzal Khan Khoso :** Will the Minister of State for Defence and Foreign Affairs be pleased to state :

(a) the number of seats reserved for Sukkur passengers for flights from Sukkur to Karachi ;

(b) whether any reservation of quota is contemplated for Jacobabad passengers using this service ; and

(c) whether it is a fact that M/s. Kashmir Wala Corporation who have opened a booking office at Jacobabad and have been operating an irregular Coach service for the last three weeks, have instructed their offices at Jacobabad and Sukkur to book seats in Sukkur-Karachi and Sukkur-Multan flights for VIPS only ; if so, whether Government intends to remove this difficulty of the non-VIP passengers of Jacobabad ?

Mr. Aziz Ahmed : (a) There are 4 Fokker (40 seats each) flights a week which operate on Sukkur-Karachi sector. The position of reservation of seats for Sukkur passengers is as under :—

(*i*) On PK-541 (Tuesdays and Thursdays) Sukkur-Karachi 8 seats are allocated.

(*ii*) On PK-531 (Mondays and Fridays) there are 30 seats on open sale.

However, this allocation of seats is not fixed, and any station including Sukkur, can book seats in excess of allotment on getting release from other stations so that maximum number of passengers are served.

(b) There is no reservation of seats for Jacobabad passengers on Sukkur-Karachi and Sukkur-Multan flights but the Sukkur Agent can sell seats to any passenger in the whole territory on a first-come-first-served basis.

(c) It has been confirmed by Kashmir Wala Corporation that they have issued no such instructions.

Mr. Afzal Khan Khoso : Supplementary, Sir. With regard to my question at (a) in answer at (i), the Honourable Minister has stated that there are eight seats reserved on this particular flight. What are the chances of some seats being reserved also for Jacobabad on this parti-

cular flight in future ; a separate quota being reserved for Jacobabad on this particular flight PK-541 ? What are the practical difficulties in having reservation for Jacobabad passengers ?

Mr. Aziz Ahmad : The position is that seat quotas are allocated on the basis of sectors. They cannot be allocated in names of each town. It is not possible. You cannot run the Airline on that basis, but as I have already stated there is no difficulty for Jacobabad passengers to get their seats reserved on a 'first come first served basis' in respect of the quota reserved for this sector.

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir, could I ask the honourable Minister if any Jacobabad passengers have been allotted seats on this reserved quota which has been fixed for Sukkur. in the last three months ?

Mr. Aziz Ahmad : I will need notice for that.

Mr. Chairman : Thank you.

Mr. Afzal Khan Khoso : Another supplementary, Sir.

In reply to the last part of my question at (c), the honourable Minister has stated that it has been confirmed by Kashmir Wala Corporation that they have issued no such instructions. If they have issued instructions to the effect that the VIPs are not to be refused seats, then what action would the honourable Minister take against the Kashmir Wala Corporation ?

Mr. Chairman : No. You cannot put that supplementary.

His answer is ; no such instructions have been issued. You cannot enter into an argument. There is no controversy, it is very clear.

Mr. Afzal Khan Khoso : It is very clear, Sir, but I have got my own information in the sense that there are complaints from people that they have been refused seats on that basis and that there was no vacancy.

Mr. Chairman : The answer is very clear. I think the answer was that no such instructions have been issued by Kashmirwala.

Mr. Afzal Khan Khoso : The honourable Minister says, it is confirmed that this kind of situation does exist that they do not refuse seats to non-VIPs.

Mr. Aziz Ahmad : I would like to mention that if any specific instances are brought to my notice, I will certainly have the matter investigated. PIA assured me that there are no instructions to the effect but I do not know why the agent should issue such instructions on his own. But if there are instances that there is discrimination against non-VIP in favour of VIP, I will have the matter investigated.

Mr. Afzal Khan Khoso : Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Yes, Siddiqi Sahib.

Mr. Ghulam Rasool Siddiqi : Supplementary, Sir.

جناب عالی وزیر صاحب بتائینگے کہ کیا سکھر اور کراچی کے درمیان روزانہ سروس شروع کرنا چاہتے ہیں ۔

Mr. Chairman : Mr. Aziz Ahmad, there is a supplementary by Mr. Ghulam Rasool Siddiqi.

You repeat your supplementary.

جناب غلام رسول اے صدیقی : کیا وزیر صاحب سکھر اور کراچی کے درمیان روزانہ ہوائی سروس شروع کرنا چاہتے ہیں ؟

جناب چیئرمین : مطلب یہ ہے کہ کوئی سکیم ہے اس کو ڈیلی سروس کرنے کی ؟

Mr. Aziz Ahmad : There is no proposal at this time under consideration.

Mr. Ghulam Rasool Siddiqi : Another supplementary.

جناب والا ! دوسری بوئنگ سروس سکھر اور کراچی کے درمیان چلانے کی کوئی سکیم ہے ؟

Mr. Aziz Ahmad : There is no such proposal.

Mr. Ghulam Rasool Siddiqi : Another supplementary, Sir.

جناب والا ! وزیر صاحب یہ بتائینگے کہ سکھر اور پنڈی کے درمیان کوئی سروس چلانے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

Mr. Aziz Ahmad : I think, Sir, I have dealt with this question on previous occasions.

Mr. Chairman : Thank you. Now we take up legislative business. Mr. Mohammad Yusuf Khattak, you had moved certain motion yesterday.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, may I request the honourable Minister not to press his discussion so that we can take up Constitution Bill, because otherwise we will be short of the requisite number of members. One or two members are ill. Mr. Shinwari is ill. At present we are 24, and let us start the Constitution Bill.

Mr. Chairman : All right. Then item No. 3 stands deferred. Mr. Mohammad Yusuf Khattak, your motion is deferred. First we are dealing with the Constitution Bill.

Malik Mohammad Akhtar : It will take only half an hour.

Mr. Chairman : If after half an hour it is finished, then we will take up your motion.

THE CONSTITUTION (SIXTH AMENDMENT) BILL, 1976

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I be to move :

> "That the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Sixth Amendment) Bill, 1976] as Passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Mr. Chairman : The motion moved is :

> "That the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Sixth Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Mr. Shahzad Gul : Opposed, Sir.

Mr. Chairman : You explain the salient features of the Bill.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, it is a very simple Bill. Let me explain, at the very outset, that it is, some sort of procedural Bill. It has become necessary to amend the Bill due to certain consequential amendments.

Mr. Chairman : You mean to say this is a consequential amendment.

Malik Mohammad Akhtar : It is a consequential sort of amendment to the previous Bills. Under Articles 238 and 239, the procedure is laid down for amendment to Constitution by an overall majority when it is passed by 2/3rd majority in the National Assembly.

Sir, during the Fifth Amendment of the Constitution, we gave a commitment that the tenure of the Chief Justice of Pakistan and the tenure of the Chief Justice of the High Court shall be 5 and 4 years respectively. But that commitment can only be honoured if we amend the Constitution further so as to make a provision that irrespective of their attaining the age of superannuation, which is the age of 65 years in case of Chief Justice of Pakistan, and 62 in the case of Chief Justice of the High Court, irrespective of age of superannuation, they shall continue to be in tenure posts.

Sir, in a tenure post there is never an age limit provided. For example, in the case of the President and the Prime Minister of Pakistan, the worthy Chairman and Deputy Chairman of the Senate, the Speaker and Deputy Speaker of the National Assembly, and even the honourable Members of the Senate. Similarly, in the case of Governor and Deputy Governor of the State Bank of Pakistan, who retire at the age of 65 years. An amendment was brought in 1976 providing that they should complete their tenure as originally agreed with them. So, in the Sixth Amendment Bill, the present Bill, amending the constitution—Articles 179 and 195 of the Constitution are being amended.

[Malik Mohammad Akhtar]

Sir, if you look at Article 246, you will find that we have defined the limits of the provincially administered Tribal Areas. There it is mentioned that the districts of Chitral, Dir and Swat, which include Kalam, Malakand and protected areas; the tribal areas adjoining the Hazara District and the former State of Amb.

Sir, Hazara is no longer a district. The N.W.F.P. Government have converted the same area into a Division and it comprises of Abbottabad, Mansehra and Kohistan districts. So, naturally a difficulty is being faced for the notification of the constituencies for the National and the Provincial Assemblies and this definition has to be brought in conformity with the notification issued by the NWFP Government.

Similarly, Sir, in the case of Bajaur and Orakzai we have the same difficulty and we are bringing these very definitions in conformity with the notification issued by the North-West Frontier Government. That is natural, Sir.

The third amendment is in respect of Article 260. This Article defines the service of Pakistan and again here the Prime Minister, the Federal Ministers, Provinciul Ministers, Members of Parliament, Chairman and Deputy Chairman of the Senate, and Speaker and Deputy Speaker of the National Assembly have been excluded for the reason that these are political posts. Recently, Sir, we added Attorney-General and the Advocate-General. Now we propose the Chairman, Islamic Ideology Council, to be excluded from this definition. Then, Sir, there is the Chairman of the Law Commission. A Law Commission is contemplated in the Constitution and there is an intention to constitute the Commission in the near future. Then, why the political persons need not be holding these offices which are political offices? Then Special Assistants to the Prime Minister and to Chief Ministers and Advisers to the Prime Minister and Advisers to the Chief Minister have been excluded from the definition of the service of Pakistan. There is no reason why these people should not be excluded from the definition of the service of Pakistan when they perform identical functions. When a Minister can hold an office by being a member why these persons should not be entitled to go to the polls. They are experienced persons and if they are elected they will be useful for the nation. That is all. This is a simple Bill, and I request the honourable Members of the Opposition that it may be passed.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! جیسا کہ محترم وزیر قانون صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ ایک بہت مختصر سا اور معصوم قانون ہے ، ہماری نظر میں ایسا نہیں ہے - جناب والا ! ہم سمجھتے ہیں کہ آئین ، ملک کی ایک مقدس امانت ہوتا ہے - موجودہ آئین کی یہ خصوصیت تھی کہ یہ متفقہ طور پر پاس ہوا تھا - لیکن اس متفقہ طور پر پاس شدہ آئین کے نفاذ کے بعد سے ، اس میں ترامیم کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے اس نے اس متفقہ پاس شدہ آئین کے حلیہ کو بالکل مسخ کر دیا ہے اور اس کی یہ خصوصیت کسی طرح بھی نہیں رہی کہ اسے متفقہ طور پر پاس

شدہ آئین تصور کیا جائے۔ جناب والا ! اس سے قبل پانچویں ترمیم کے ایک آرٹیکل ۱۷۹ اور ۱۹۵ میں یہ ترمیم کی گئی تھی کہ چونکہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے کی میعاد آئین میں مقرر نہیں ہے اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے کی میعاد آئین میں مقرر نہیں ہے لہذا ان کے عہدوں کی میعاد کا تعین کیا جانا ضروری ہے۔ اسی مقصد کے لئے آرٹیکل ۱۷۹ اور ۱۹۵ میں ترمیم کی گئی اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے کی میعاد پانچ سال اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے کی میعاد چار سال مقرر کی گئی۔ جناب والا ! ان دو کلازز کی سب کلاز ۲ میں یہ درج ہے کہ اگر کسی کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے پر تعیناتی ہو جائے اور اس کی ملازمت کی عمر، جس کی حد ۶۵ سال ہے، پوری ہونے سے قبل ہی چیف جسٹس کے عہدے کی میعاد پانچ سال پوری ہو جائے تو اس کو یہ اوپشن دی جائے گی کہ وہ سپریم کورٹ کے سینئر جج کا عہدہ سنبھالے اور اپنی ملازمت ۶۵ سال تک پوری کرے یا ریٹائیر ہو جائے۔ اور دونوں صورتوں میں اگر وہ سینئر جج کی حیثیت سے کام کرے گا یا ریٹائیر ہو گا اس کو وہ مراعات اور تنخواہ ملے گی جو اس کو چیف جسٹس کی حیثیت سے ملتی تھی۔ ۱۹۵ کی کلاز ۲ میں بھی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے لئے یہ پروویژن درج ہے۔ اب جناب والا ! ان دو آرٹیکلز میں یہ ترمیم کی جا رہی ہے اور کلاز چھ دونوں میں شامل کی جا رہی ہے ---

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب جناب چیئرمین کی جگہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب شہزاد گل : جناب والا ! ان دونوں کلازز میں واضح تضاد ہے۔ ایک ہی آرٹیکل، کلاز دو میں یہ درج ہے کہ وہ بحثیت سینئر جج کے اگر چاہے تو کام کرے گا ورنہ ریٹائیر ہوگا اور اسی آرٹیکل میں، کلاز چھ میں یہ درج ہے کہ نہیں وہ اپنے چیف جسٹس کے عہدے کی میعاد چار یا پانچ سال تک پوری کرے گا خواہ اس کی مدت ملازمت کتنی ہی رہتی ہو۔ فرض کیجئے میں چیف جسٹس کے عہدے پر ایک مہینہ ایک دن کم، پینسٹھ سال کی عمر میں فائز ہوتا ہوں تو پھر پانچ سال تک چیف جسٹس رہوں گا اور میری مدت ملازمت ستر سال تک ہو جائے گی۔ اسی طرح ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی مدت ملازمت ۶۶ سال تک ہو جائے گی۔ جناب والا ! اس ترمیم سے ایک تضاد ظاہر ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترمیم کسی خاص مقصد کے لئے کی جا رہی ہے جس کو کہ محترم وزیر صاحب نے واضح نہیں کیا۔

جناب والا ! اس سے قبل اسی قسم کی ڈسکریمینیشن ہوتی رہی ایں۔ ہم نے

[Mr. Shahzad Gul]

بلوچستان کے متعلق ایک قانون پاس کیا تھا اور اس میں بلوچستان کے گورنر اور ایڈوائیزرز کو ایگزمپٹ کیا گیا تھا کہ اگر بلوچستان اسمبلی کے ممبر گورنر یا ایڈوائیزر مقرر ہو جائیں تو ان کی ممبری بدستور قائم رہے گی - وہ ختم نہیں کی جائے گی - اس پر بھی ہم نے اعترض کیا تھا کہ یہ ایک قسم کی ڈسکریمینیشن ہے - یہ کسی طرح جائز نہیں ہے کہ کسی خاص شخص یا خاص اشخاص کے لئے وفاقی پارلیمنٹ قانون سازی کرے اور چند اشخاص کے نان سیٹ ہونے سے بچانے کے لئے قانون بنائے - اب ظاہر یہ ہو رہا ہے کہ یہ بھی کسی شخص کے لئے قانون بنایا جا رہا ہے اور پھر اس کا اندراج پاکستان کے آئین میں کیا جا رہا ہے جو ملک کی مقدس امانت ہے ' ملک کا مقدس قانون ہے - اس آئین میں اس قسم کا تضاد پیدا کرنا ' اس قسم کی ڈسکریمینیشن اور شخصیتوں کے ساتھ فیورٹ ازم کرنا کسی طرح بھی' کسی بھی جمہوری ملک میں مناسب نہیں ہے اور نہ یہ درست اور جائز ہے -

جناب والا ! اسی طرح آرٹیکل ۲۶۰ میں سروس آف پاکستان کی تعریف میں بھی ترمیم کی جا رہی ہے اور اس میں پرائم منسٹر کے سپیشل اسسٹنٹ اور وزراء اعلیٰ کے اسپیشل اسسٹنٹ یا ایڈوائیزرز اور اسلامک کونسل کے ممبران کے عہدوں کے متعلق محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ عہدے پولیٹیکل آفسز ہیں اس لئے ان عہدوں پر جو لوگ متعین ہیں ان کو سروس آف پاکستان کی تعریف سے نکالنا ضروری ہو گیا ہے - جناب والا ! سوال یہ ہے کہ کیا ان شخصیتوں کو جو کہ وزیر اعظم صاحب کے خصوصی معاون ہوں یا وزرائے اعلیٰ کے مشیر ہوں ، اگر ان کو سروس آف پاکستان کی تعریف سے نکال دیا جائے کیونکہ یہ سیاسی عہدے دار ہیں - تو کیا پھر ان پر ان قوانین کا بھی اطلاق ہو گا جو کہ پارلیمنٹ کے ممبران کو ڈس کوالی فائی کرنے کے لئے بنائے جا رہے ہیں - وہ نیشنل اسمبلی نے پاس کئے ہیں اور اب یہاں سینٹ میں زیر تدوین ہیں - چاہئے یہ کہ ان اشخاص پر بھی ان قوانین کا اطلاق کیا جائے جن سے کے پارلیمنٹ کے ممبران ڈس کوالی فائی ہوتے ہیں - وہ اشخاص بھی ان قوانین کی زد میں آئیں - لیکن ان قوانین کا اطلاق ان اشخاص پر نہیں ہو رہا ہے - جناب والا! یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک طرف تو عوامی نمائندگی بل میں ڈس کوالی فیکیشن کا ایک چپٹر ایڈ کیا گیا ہے اور یہ قوانین بنائے جا رہے ہیں کہ بعض اشخاص کو انتخاب لڑنے سے محروم کیا جائے - ان کے لئے قوانین بنائے جا رہے ہیں کہ فلاں فلاں قسم کے لوگ یا فلاں فلاں قسم کے لوگ جو کہ کسی پارٹی میں عہدیدار رہے ہوں - وہ الیکشن نہیں لڑ سکتے اور دوسری طرف

ایسے اشخاص کو جو کہ واضح طور پر سرکاری ملازمت میں ہیں ، ان کو آئندہ انتخابات میں موقعہ دینے کے لئے آئندہ انتخابات میں پارلیمنٹ میں لانے کے لئے - ان کو ایگزیمپٹ کرنے کے لئے اب آئین میں ترمیم کی جا رہی ہے - جناب والا ! پہلے عبوری آئین میں مشیر مقرر کرنے کی شق موجود تھی - کہ گورنر صاحب کے مشیر ہو سکتے ہیں - وزیر اعظم صاحب کے مشیر ہو سکتے ہیں - لیکن موجودہ آئین میں کسی جگہ بھی مشیروں یا معاونین خصوصی کے تقرر کے متعلق کوئی بھی ذکر نہیں ہے - یہاں آرٹیکل ۹۰ میں درج ہے کہ وزیر اعظم ہوگا - فیڈرل منسٹرز ہوں گے - منسٹر آف سٹیٹس اور پھر پارلیمانی سکیرٹریز بھی آگئے ہیں - لیکن اس میں وزیر اعظم کے معاونین خصوصی اور وزرائے اعلیٰ کے مشیروں کا کوئی ذکر نہیں ہے - اور جن اشخاص کا ذکر آئین میں نہ ہو تو ان اشخاص کا تقرر خواہ وہ کسی حیثیت میں بھی ہو - وہ سروس آف پاکستان میں آئیں گے - تو جناب والا ! پھر فیڈرل گورنمنٹ کے فیڈرل سیکریٹریز کو بھی موقعہ دیا جائے - اگر ان میں سے کوئی ایسے ہوں جو کہ الیکشن لڑ سکیں - تو سروس آف پاکستان کے زمرے سے ان کو بھی نکالنا چاہئے - کیا فرق رہتا ہے - جیسے وزیر اعظم صاحب کے معاونین خصوصی ہیں اور وزرائے اعلیٰ کے مشیر ہیں - جیسے وہ ملازمت کر رہے ہیں ، ایسے ہی یہ سیکریٹریز بھی ملازمت کر رہے ہیں ، جناب والا ! میرے خیال میں بعض شخصیتوں کو بعض فیورٹس کو موقعہ دینے کے لئے یہ ترمیم کی جا رہی ہے - جس کی کسی صورت میں بھی کسی جمہوری حکومت میں جمہوری روایت کے مطابق تائید نہیں کی جا سکتی -

جناب والا ! میرے خیال میں ۲۷۶ والا ٹیکنکل معاملہ ہے اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہوں گا لیکن باقی تین آرٹیکلز میں جو ترمیم ہو رہی ہے - یہ میرے خیال میں کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں شکریہ -

Mr- Deputy Chairman : Thank you. Yes. Mr. Kamran Khan.

Mr. Kamran Khan : Sir, we have seen laws being amended to favour certain individuals even in this session, and in the current session of the Parliament the State Bank Act was amended just to favour certain individuals. Now Sir, the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, which is the fundamental law and the basic law of the country, is being amended to favour certain individuals. Sir, the constitutions are very sacred documents and unless there is grave emergency it is not amended just for trivial things contained in the Bill. Sir, this constitution seems to be the GODARI OF THE FAQEER in which all the old patches have disappeared and new patches have been stick to it, and just the name is the same which is the constitution. It is not the same constitution and it is not a constitution. Sir, today after the passage of this Bill I think more than one-third of the constitution will have been

[Mr. Kamran Khan]

amended. It does not invoke the respect of the people and the masses for the constitution of the country which it deserves. If at all these amendments were necessary, the ruling party should have thought of it before hand but bringing about so frequent amendments show the lack of foresight on the part of the ruling party. It has been said that it is a dynamic constitution, it is a dynamic constitution or document but I beg to differ. A constitution should be static as far as possible and it should be given, if at all to be amended, due thought, due consideration. There would hardly be any Parliament which brought amendments to the constitution so frequently.

My honourable friend Mr. Shehzad Gul has ably spoken on this Bill, but I will only deal with the 5th amendment to Article 260 under which certain persons like Advisors, Special Assistant are being excluded from the definition of the Service of Pakistan. For intance there is no necessity for appointing advisors and assistants. There are Minister incharge of their Ministries, then there are Secretaries incharge of their Ministries, so where the advisors are coming into this thing. The appointment of an advisor has created a confusion in the administration. The Secretary do not know their powers. The advisors some times skip over the powers of the Secretaries and there is a lot of confusion. Sir, I know that certain persons, I would say, that a few advisors are appointed in the Frontier Province for certain Ministries to look after certain affairs of the Government. They do not know even the A, B, C, of their subjects. They were totally ignorant. If at all they were to be appointed, persons of high calibre should have been taken. Then it would have been understandable, but Sir, these appointments as the honourable Minister himself has said, are political appointments.

They are meant just to favour certain individuals and this Sir, has created a lot of confusion in the Government itself. So Sir, there is absolutely no justification for exempting these people. To my mind, these people are being exempted from the definition of the Services of Pakistan so that they should be able to avail of all the facilities, all the advantages that they today enjoy as Advisors and the Special Assistants and use these advantageous facilities in the election. So Sir, with these words I oppose this amendment. Thank you.

Mr. Deputy Chairman : Thank you. Senator Khoso.

Mr. Afzal Khan Khoso : Mr. Chairman Sir, the basic point in my mind is to touch upon briefly on the subject, the Constitution and the amendments to 'the Constitution'. Sir, we have a written constitution as so many other countries also have written constitutions. I think majority of the countries in the world have written constitutions, and in the constitutions there is always a provision made available for amendments as and when the amendments become absolutely necessary. So, Sir, it is a matter of opinion between the two sides of the House that when does an amendment become necessary. We may think that these amendments are necessary whereas our friends on the other side may think it otherwise. But in our opinion these amendments are absolutely necessary, and without amending the Constitution, as we are doing it now, there would be lot of difficulty and amendments, in my

view, are always brought in to remove certain difficulties in the proper functioning of the Constitutional provisions.

Now Sir, I will speak with regard to the age limit. Talking about Article 179 of the Constitution, later on it was realised that there was an age factor which was in contradiction to the 5th amendment which fixed the tenure for the Supreme Court judges. The next article, that is Article 195, is with regard to the Chief Justices of the High Court. So, we have now fixed the tenures under the 5th Constitution Amendment Bill for the Supreme Court Chief Justice, that is five years and for the High Court Chief Justice, four years. Then there came a slight difficulty that if there was a contradiction or a clash between the two provisions which would prevail, so this amendment has been brought in order to remove that particular difficulty which would have made this fifth amendment infructuous. So, I feel that there is absolutely no justification in the argument that why has this been brought and the age limit may exceed 65 years and then go right upto 70 years. It is not meant for that purpose. Sir, it is meant to remove the difficulty with regard to the tenure of the judges of the Supreme Court and the High Court especially the Chief Justices. Then Sir, as I said, the Constitution is subject to amendments as and when necessary. These two amendments are absolutely of a consequential nature. They are necessary. They are a sort of enabling amendments without which, as I said, things would have been very difficult.

With regard to certain allegations about the people engaged in Service of Pakistan, who have been exempted by this amendment to the article 260, Sir, we should not attach any improper or ulterior motives to these things. There is a vast difference between a Secretary or a Joint Secretary and specialised persons who have been appointed for a particular job for the Service of Pakistan. That is, to say Sir, in an Advisory capacity. There are so many technical hands here who are not from the administrative cadres. Now, to bracket them with Secretaries and Joint Secretaries, as a friend of mine over here has done, I think, is absolutely unfair because there is a vast difference, and to say that when we have Ministers and when we have Ministers of State, then what is the necessity of having these Advisors. Sir, that means that for fuel, power and natural resources we must have Minister who is definitely and necessarily an engineer. It is not so in any country that a Minister of Labour should be from the labourers and the Minister for Health should be a doctor. That is not necessary. We have Ministers who are not doctors but yet they are Ministers of Health. But then of course, when it comes to removing the difficulties and obtaining certain experts, then we can always have special assistants and to penalize them because they have done useful job for the country, for the cause of the Nation, I think it would be rather unfair on them. Then we won't have any competent people to come in power, into this capacity. So Sir, I would like to be very brief, because the honourable Law Minister has explained the whole position, just to counter these allegations which are not justified. So, I totally support the amendment.

Mr. Deputy Chairman : Thank you. Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! طویل عرصہ ہوا میں نے محترم وزیر اعظم

[Mr. Kamran Khan]

amended. It does not invoke the respect of the people and the masses for the constitution of the country which it deserves. If at all these amendments were necessary, the ruling party should have thought of it before hand but bringing about so frequent amendments show the lack of foresight on the part of the ruling party. It has been said that it is a dynamic constitution, it is a dynamic constitution or document but I beg to differ. A constitution should be static as far as possible and it should be given, if at all to be amended, due thought, due consideration. There would hardly be any Parliament which brought amendments to the constitution so frequently.

My honourable friend Mr. Shehzad Gul has ably spoken on this Bill, but I will only deal with the 5th amendment to Article 260 under which certain persons like Advisors, Special Assistant are being excluded from the definition of the Service of Pakistan. For intance there is no necessity for appointing advisors and assistants. There are Minister incharge of their Ministries, then there are Secretaries incharge of their Ministries, so where the advisors are coming into this thing. The appointment of an advisor has created a confusion in the administration. The Secretary do not know their powers. The advisors some times skip over the powers of the Secretaries and there is a lot of confusion. Sir, I know that certain persons, I would say, that a few advisors are appointed in the Frontier Province for certain Ministries to look after certain affairs of the Government. They do not know even the A, B, C, of their subjects. They were totally ignorant. If at all they were to be appointed, persons of high calibre should have been taken. Then it would have been understandable, but Sir, these appointments as the honourable Minister himself has said, are political appointments.

They are meant just to favour certain individuals and this Sir, has created a lot of confusion in the Government itself. So Sir, there is absolutely no justification for exempting these people. To my mind, these people are being exempted from the definition of the Services of Pakistan so that they should be able to avail of all the facilities, all the advantages that they today enjoy as Advisors and the Special Assistants and use these advantageous facilities in the election. So Sir, with these words I oppose this amendment. Thank you.

Mr. Deputy Chairman : Thank you. Senator Khoso.

Mr. Afzal Khan Khoso : Mr. Chairman Sir, the basic point in my mind is to touch upon briefly on the subject, the Constitution and the amendments to 'the Constitution'. Sir, we have a written constitution as so many other countries also have written constitutions. I think majority of the countries in the world have written constitutions, and in the constitutions there is always a provision made available for amendments as and when the amendments become absolutely necessary. So, Sir, it is a matter of opinion between the two sides of the House that when does an amendment become necessary. We may think that these amendments are necessary whereas our friends on the other side may think it otherwise. But in our opinion these amendments are absolutely necessary, and without amending the Constitution, as we are doing it now, there would be lot of difficulty and amendments, in my

view, are always brought in to remove certain difficulties in the proper functioning of the Constitutional provisions.

Now Sir, I will speak with regard to the age limit. Talking about Article 179 of the Constitution, later on it was realised that there was an age factor which was in contradiction to the 5th amendment which fixed the tenure for the Supreme Court judges. The next article, that is Article 195, is with regard to the Chief Justices of the High Court. So, we have now fixed the tenures under the 5th Constitution Amendment Bill for the Supreme Court Chief Justice, that is five years and for the High Court Chief Justice, four years. Then there came a slight difficulty that if there was a contradiction or a clash between the two provisions which would prevail, so this amendment has been brought in order to remove that particular difficulty which would have made this fifth amendment infructuous. So, I feel that there is absolutely no justification in the argument that why has this been brought and the age limit may exceed 65 years and then go right upto 70 years. It is not meant for that purpose. Sir, it is meant to remove the difficulty with regard to the tenure of the judges of the Supreme Court and the High Court especially the Chief Justices. Then Sir, as I said, the Constitution is subject to amendments as and when necessary. These two amendments are absolutely of a consequential nature. They are necessary. They are a sort of enabling amendments without which, as I said, things would have been very difficult.

With regard to certain allegations about the people engaged in Service of Pakistan, who have been exempted by this amendment to the article 260, Sir, we should not attach any improper or ulterior motives to these things. There is a vast difference between a Secretary or a Joint Secretary and specialised persons who have been appointed for a particular job for the Service of Pakistan. That is, to say Sir, in an Advisory capacity. There are so many technical hands here who are not from the administrative cadres. Now, to bracket them with Secretaries and Joint Secretaries, as a friend of mine over here has done, I think, is absolutely unfair because there is a vast difference, and to say that when we have Ministers and when we have Ministers of State, then what is the necessity of having these Advisors. Sir, that means that for fuel, power and natural resources we must have Minister who is definitely and necessarily an engineer. It is not so in any country that a Minister of Labour should be from the labourers and the Minister for Health should be a doctor. That is not necessary. We have Ministers who are not doctors but yet they are Ministers of Health. But then of course, when it comes to removing the difficulties and obtaining certain experts, then we can always have special assistants and to penalize them because they have done useful job for the country, for the cause of the Nation, I think it would be rather unfair on them. Then we won't have any competent people to come in power, into this capacity. So Sir, I would like to be very brief, because the honourable Law Minister has explained the whole position, just to counter these allegations which are not justified. So, I totally support the amendment.

Mr. Deputy Chairman : Thank you. Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! طویل عرصہ ہوا میں نے محترم وزیر اعظم

[Khawaja Mohammad Safdar]

کی کتاب جس کا نام مائیتھ آف انڈیپینڈینس ہے، پڑھی تھی - یہ کتاب انہوں نے اس وقت لکھی تھی جب وہ برسر اقتدار نہیں تھے محترم وزیر اعظم صاحب نے پاکستان کے متعلق بڑی طاقتوں کا تجزیہ ایک مقام پر اس کتاب میں کیا ہے - انہوں نے لکھا ہے کہ ان کا طریقہ کار پاکستان کے متعلق ایسا ہے - جیسا ہم نے ایک پرانی کہانی سٹک اینڈ کیریٹ پڑھی تھی - یہ بھی ہمیں چھڑی سے پیٹ دیتے ہیں، کسی وقت ہمارے منہ کے سامنے گاجر لٹکا دیتے ہیں - میں سمجھتا ہوں یہی صورت حال ہمارے ارباب اقتدار ہماری عدالتوں سے کر رہے ہیں - چنانچہ ان کے اختیارات کو محدود کر دیا جاتا ہے آن کے وہ اختیارات جو گذشتہ ڈیڑھ سو برس اور بعض مقامات پر سو برس سے ان کے پاس ہیں، واپس لئے جاتے ہیں - آئین میں ترمیم کرنے کے بعد ان کی مناسبت چھڑی سے کر لی جائے - کبھی ان کو مراعات سے نوازا جاتا ہے - جن کی مناسبت گاجر سے کی جائے گی - ارباب اقتدار نے اس ملک کی اعلیٰ عدالتوں - - -

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

خواجہ محمد صفدر : کے اختیارات کو محدود کر دیا ہے - اور ہم اس کی مخالفت اس بناء پر کرتے ہیں - کہ اگر اعلیٰ عدالتوں کے اختیارات محدود ہوگئے تو اس ملک کے عوام کو انصاف ملنے میں دشواری ہو جائے گی - ہم نے اپنے ارباب اقتدار کی خدمت میں گذشتہ پانچویں ترمیمی بل پر بھی گزارش کی تھی کہ اس کے نفاذ سے چیف جسٹس آف پاکستان سپریم کورٹ کے عہدہ کے لئے پانچ سال اور چیف جسٹس آف ہائی کورٹس کے چار سال مقرر کئے جائیں - جو جیسے چل رہا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے - اس میں کوئی برائی ہم نے دیکھی نہ تھی اور نہ ہی ارباب اقتدار نے ہمیں اس وقت یہ بتایا کہ یہ یہ برائیاں اس میں پیدا ہو چکی ہیں، لہذا یہ ترمیم لازمی ہے - اپنی بھاری اکثریت کی بناء پر وہ بے جواز ترمیم پاس کی اور آج ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ اس ترمیم سے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے، اس کے نتیجے کے طور ہمیں بعض اور ترامیم کرنی پڑ رہی ہیں - محترم فاضل وزیر قانون اور فاضل سینیٹر مسٹر کھوسو نے یہاں ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ترمیمی بل یا اس کا کچھ حصہ در اصل دستور کے پانچویں ترمیمی ایکٹ کا نتیجہ ہے جو کہ اسی سال ہم نے پاس کیا تھا - میں نے قطعی طور پر، جس صورت میں اس وقت دستور کی متعلقہ دفعات ہیں، آن میں کوئی تضاد یا کوئی ایسی شکل نہیں دیکھی جس کو رفع کرنے کے لئے اس ترمیم کی ضرورت ہو - سیدھی سی بات تھی، خواہ وہ غلط طور پر ترمیم کی گئی یا درست طور پر، وہ

متنازع نہیں ہے - اس لحاظ سے متنازع نہیں ہے کہ اس پر بحث نہیں ہو سکتی - یہ بحث ہو سکتی ہے کہ وہ غلط تھی یا صحیح - لیکن جو کچھ بھی تھی ، اس کا نتیجہ کیا ہوا کہ اب چیف جسٹس آف پاکستان اور چاروں ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس صاحبان کے عہدے پر ایک میعاد مقرر کر دی گئی - اگر وہ اس میعاد کے ختم ہونے سے پہلے ۶۵ سال کے ہو جاتے ہیں تو وہ ریٹائر تصور کئے جائیں گے - اگر وہ میعاد کے ختم ہونے کے بعد ۶۵ یا ۶۲ سال ، جیسی بھی صورت ہو ، وہ چیف جسٹس پاکستان کے ہوں یا کسی ہائی کورٹ کے ، تو اس صورت میں بھی ریٹائر ہو جائیں گے - سیدھی سی بات ہے - اس میں دقت کون سی ہے ؟ میں حیران ہوں کہ کھوسو صاحب جو بڑے فاضل وکیل ہیں ، انہوں نے کہاں دقت محسوس کی ؟ وہ چیف جسٹس آف پاکستان ۶۵ سال کے ہوئے یا دو سال کام کیا ، اس میں کیا دقت ہے ؟ اگر کوئی چیف جسٹس کسی ہائی کورٹ کا اپنے اس عہدے کے چار سال پورے کر لیتا ہے ، وہ اگر ۶۲ سال کا نہیں ہوا ، کوئی بات نہیں - ریٹائر ہوگئے یا انہوں نے دوسری اوپشن قبول کر لی - بطور سینیئر موسٹ جج کے انہوں نے خدمات سر انجام دینی قبول کر لیں تو وہ بھی ٹھیک ہے - اس میں کیا دقت ہے ؟ میں تو اس میں کوئی دقت نہیں پاتا - حقیقت یہ ہے کہ اس میں کوئی دقت نہیں ہے - دقت کا صرف نام لیا جا رہا ہے - مشکل کو رفع کرنے کا ایک بہانہ تراشا جا رہا ہے -

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں بد قسمتی سے قوانین بنائے جاتے ہیں کسی فرد واحد کو سزا دینے کے لئے ، یا کسی فرد واحد یا افراد کے گروہ کو مفاد پہنچانے کے لئے - یہ بہت بری بات تھی ، جہاں تک قوانین کا تعلق تھا - میں اس کی بھی ہمیشہ مذمت کرتا رہا ہوں - قوانین بنائیے ، تو ملک بھر کے لئے بنائیے ، جن کا اطلاق سارے ملک پر ہو - جس کے نتائج سارے ملک پر مرتب ہوں ، یا وہ برائی جو ملک بھر میں یا ملک کے کسی حصے میں پھیلی ہوئی ہے ، اس کو رفع کرنے کے لئے قوانین بنائیے لیکن ارباب اقتدار نے نہ سنا - اب انہوں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا ہے کہ چند افراد کو سزا دینے کے لئے یا چند افراد کو انعام دینے کے لئے آئین میں تبدیلی شروع کر دی - جیسا کہ میرے محترم دوست نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ عام قانون نہیں ہے - دستور عام قانون نہیں ہے - یہ ایک نہایت ہی مقدس صحیفہ ہوتا ہے - قومی زندگی میں بار بار دستور نہیں بنتے - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری قومی زندگی میں کئی بار دستور بنے اور ان کا جو حشر ہوا ، وہ ہمارے سامنے ہے - خدا کرے اس کا وہ حشر نہ ہو - لیکن جس طور پر ہم اس مقدس صحیفے کو بازیچہ اطفال بنا رہے ہیں ، اس کی صورت بگاڑ

[Khawaja Mohammad Safdar]

رہے ہیں ، اس کی صورت مسخ کر رہے ہیں ، مجھے ڈر ہے کہ کسی وقت اس مقدس صحیفے سے بھی ہمیں ہاتھ دھونے نہ پڑیں - مجھے ڈر ہے اس لئے میں اپنے محترم دوستوں کو ، جو اس وقت مسند اقتدار پر فائز ہیں ، اور میرے دل میں ان کا بڑا احترام ہے ، میں یہ انتباہ کرتا ہوں ، متنبہ کرتا ہوں کہ از راہ خدا عام قانون اسے تصور نہ کیجئے اور اس طور پر اس سے سلوک نہ کیجئے جو کہ ایک عام قانون سے کیا جاتا ہے - جناب چیئرمین ! جو ترمیم اس وقت آرٹیکل ۱۷۹ میں ، اور اسی طرح ۱۹۵ میں کی جا رہی ہے اس کے متعلق میں یہ گزارش کروں گا کہ کہیں یہ ترمیم بھی تو غلط نہیں ہے کیا اس سے مشکلات پیدا ہونے کا اندیشہ تو نہیں ہے ؟ اور میں محترم وزیر قانون کی خصوصی توجہ اور جناب چیئرمین ! آپ کی بھی خصوصی توجہ ۱۷۹(۱) کی طرف دلاتا ہوں -

"179. A Judge of the Supreme Court shall hold office until he attains the age of sixty-five years, unless he sooner resigns or is removed from office in accordance with the Constitution."

یہاں تین باتیں ہیں - ۶۵ سال کی عمر میں وہ ریٹائر ہو جائیں گے ، یا اس سے پہلے اگر وہ مستعفی ہونا چاہیں ، تو ہو سکتے ہیں اور یہ بھی صورت ہو سکتی ہے کہ انہیں اسی آئین کے تحت ان کے عہدے سے ہٹا دیا جائے - یہ تین صورتیں ہیں - اب جناب ! یہ ترمیم ملاحظہ ہو - اس میں کلاز ۲ سب کلاز جو ترمیم شدہ ، مجوزہ سب کلاز ۶ ہے ، اس کے میں الفاظ پڑھتا ہوں -

"Notwithstanding any thing contained in clause (1) or clause (2)."

کلاز ۲ کا بعد میں ذکر کروں گا - صرف اتنا ہی فقرہ ہے جو میں نے پڑھا ہے - آگے چل کر لکھتے ہیں -

"...... a Chief Justice of the Supreme Court who attains the age of sixty-five years before he has held that office for a term of five years may continue to hold that office until he has completed that term."

تو اس سے یہ مراد نکلی ، جیسا کہ محترم وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ اگر چیف جسٹس آف پاکستان کی ۶۵ سال عمر بھی ہو جائے ، لیکن ان کے پانچ سال پورے نہیں ہوئے تو وہ اس کے بعد بھی اپنے عہدے پر فائز رہ سکتے ہیں ، ۶۶ سال تک ، ۶۷ سال کی عمر تک ، ۶۸ سال کی عمر تک ، ۶۹ سال کی عمر تک ،

ہونے ستر سال کی عمر تک، علیٰ ہٰذالقیاس - لیکن ۱۷۹ آرٹیکل کی سب آرٹیکل ۱ میں یہ تین چیزیں درج ہیں - کیا اس ترمیم کے پاس کرنے کے بعد ہمیں یہ خدشہ تو نہیں پیدا ہو جاتا کہ اگر خدا نخواستہ ، کسی وقت کسی چیف جسٹس آف پاکستان کو علیحدہ کرنے کی ضرورت پڑی ، تو وہ علیحدہ نہیں ہو سکے گا ؟ اور کیا اس سے یہ بھی خطرہ پیدا نہیں ہوتا کہ وہ ریزائن بھی نہیں کر سکتے ، مستعفی بھی نہیں ہو سکتے - کیونکہ ہم ایک ایسی کلاز لا رہے ہیں کہ انہیں اس صورت میں اپنی ۶۵ سال کی یہ منصبی میعاد پوری کرنی ہے - انہیں ریٹائر نہیں ہونا ہے - وہ تو بات سمجھ میں آ گئی - لیکن خدا نخواستہ ، اگر ان کو علیحدہ کرنا مقصود ہو ، اسی آئین کے تحت انہیں علیحدہ کرنا ہو ، تو کیا یہ نئی ترمیم جو ہم لا رہے ہیں ، اس کے راستے میں حائل تو نہیں ہوگی ؟ اس پر محترم وزیر قانون غور فرما لیں - اور اسی طرح آرٹیکل ۱۹۵ میں جو ترمیم آ رہی ہے ، وہ بھی اسی طرح ان کی راہ میں حائل ہو سکتی ہے -

جناب چیئرمین ! دوسرا انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ترمیمی بل پروسیجرل ہے - مجھے کامل یقین ہے کہ محترم وزیر قانون پروسیجرل قانون سے بڑی اچھی طرح واقف ہیں اور جانتے ہیں اس لئے میں حیران ہوں کہ انہوں نے ترمیمی بل کے متعلق یہ الفاظ کیسے استعمال کئے ہیں - اس میں کوئی پروسیجر ، کوئی ضابطہ انوالو نہیں ہے ، سیدھی سی بات ہے کہ ہم نے اس میں پہلی دو ترمیموں کے ذریعے یا ۳-۲ کلاززکے ذریعے مراعات دی ہیں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو - اس میں پروسیجر کا سوال ہے - ہم ناک کو سیدھے ہاتھ سے پکڑنے کی بجائے الٹے ہاتھ سے پکڑتے ہیں ، اوپر سے ہاتھ لا کر پکڑتے ہیں چشم ما روشن دل ما شاد ، ان کو ضرور مراعات دیں - میں تو ان لوگوں میں سے ہوں جو یہ چاہتے ہیں کہ ان کو زیادہ سے زیادہ مراعات ملیں کیونکہ ہمارے ملک میں صحت کا معیار بھی اچھا بھلا ہے - جب تک جج صاحبان خود نہ کہیں ، ان کو ریٹائر نہیں کرنا چاہئے - جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ یونائیٹڈ سٹیٹ کے چیف جسٹس مسٹر ڈگلس ، جن کو حال ہی میں فالج ہوگیا تھا اور وہ معذور ہوگئے تھے ، اس کے بعد انہوں نے کوشش کی کہ وہ بطور جج اپنی خدمات سر انجام دیتے رہیں لیکن کیونکہ رائے عامہ اس بات کے خلاف تھی اور یہ تصور کیا جاتا تھا کہ وہ معذور ہو چکے ہیں اس لئے اپنے فرائض درست طور پر انجام نہیں دے سکتے ہیں اس لئے انہیں استعفی دینا پڑا - تو چیف جسٹس کے عہدے کی میرے نزدیک کوئی میعاد نہیں ہونی چاہئے اور نہ ہی ان کی مدت ملازمت مقرر ہونی چاہئے - ہم ان پر پابندیاں لگاتے رہتے ہیں - میں چاہتا ہوں کہ ان پر پابندیاں نہ ہوں - تاکہ

[Khawaja Mohammad Safdar]

وہ اپنے منصب اور اپنے حلف کے مطابق اس ملک کو، اس کے عوام کو انصاف مہیا کریں - آپ پابندیاں خود لگاتے ہیں اور پھر ان پابندیوں سے کوئی راستہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان پر احسان جتانے کی کوشش کرتے ہیں - اس طرف جو میرے دوست بیٹھے ہیں وہ اس رائے کے حق میں ہیں - کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے کی کوئی میعاد نہیں ہونی چاہئیے کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئیے - یہ مسئلہ ان کے اور ان کے خدا کے درمیان رہے - جب تک وہ اپنے عہدے کے فرائض بحسن خوبی ادا کر سکتے ہیں وہ کرتے رہیں اور اس کے بعد اپنے گھر میں ریٹائرمنٹ کے بعد آرام کریں - پانچویں ترمیمی بل پر بحث کے دوران میں نے عرض کیا تھا اور اس وقت وزیر اعظم صاحب بھی موجود تھے کہ جب وہ ریٹائرمنٹ لے لیں یا مستعفی ہو جائیں تو ان کو وہی تنخواہ ملتی رہے جو ان کو پہلے ملتی تھی ان کو وہی مراعات دی جائیں جو ان کو پہلے ملتی تھیں - یہ مراعات ان کو تمام عمر دی جائیں - یہ کم نہیں ہونی چاہئیں لیکن ہماری کون سنتا ہے - اس طرح تو ایک آزاد عدلیہ اس ملک میں وجود میں آ جائے گی جہاں تک ارباب اقتدار کا تعلق ہے وہ شاید اس خیال کو پسند نہیں کرتے -

جناب والا ! میں چند منٹ میں دو تین گزارشات کروں گا - محترم وزیر قانون اور میرے فاضل دوست سینیٹر افضل کھوسو نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ایڈوائزر اور سپیشل اسسٹنٹ خواہ وزیر اعظم کے ہوں یا وزرا اعلیٰ کے، یہ ایکسپرٹ ہوتے ہیں - یہ ماہرین ہیں اگر وہ بہتر طور پر پارلیمنٹ میں یا کسی صوبائی اسمبلی میں ممبر منتخب ہونے پر اس ملک کی اس قوم کی خدمت کر سکتے ہیں تو ان پر قدغن کیوں لگائی ہے - ظاہر ہے کہ بظاہر ان کی بات میں کچھ وزن معلوم ہوتا ہے لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ امر واقع ہے کہ جو لوگ ایڈوائزر مقرر ہوتے ہیں وہ واقعی ماہر ہوتے ہیں ؟ بلوچستان کی سابقہ وزارت ماہرین پر مشتمل تھی جب انہیں ڈسمس کیا گیا ، ان کو برخواست کیا گیا ؟ کیا ان میں اس وقت مہارت آ گئی تھی ؟ پہلے وزیر تھے، ڈسمس ہوگئے تھے اس خیال سے کہ ان میں کچھ خامیاں تھیں - میں ان کا تذکرہ نہیں کروں گا لیکن وہ ایڈوائزر مقرر کر دئے گئے گورنر بلوچستان کے - تو کیا وہ ماہرین کی صف میں شامل ہو گئے ؟ جو خامیاں ان میں پہلے تھیں کیا وہ بعد میں نہیں تھیں ؟ البتہ چونکہ ان کو نوازنا تھا ان پر مہربانی ہونی تھی ، ان پر عنایت ہونی تھی لہذا ان کے لئے سپیشل قانون لایا گیا ہے - اسی طور پر یہ خصوصی ترمیمی بل لایا جا رہا ہے اس میں یہ شامل کیا جا رہا ہے کہ تمام ایڈوائزر اور سپیشل اسسٹنٹ پر اب کوئی پابندی نہیں ہے وہ

انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں - یہ اب پراٹھا بھی کھائیں گے اور دو دو کھائیں گے - وہ تمام مراعات جو ایک سیاسی کارکن کو حاصل نہیں ہیں ' بطور ایڈوائزر کے یا سپیشل اسسٹنٹ کے ، وہ حاصل کرتے رہیں گے - وہ مراعات اور حقوق جو کہ ایک سیاسی کارکن کو حاصل نہیں ہیں وہ ان کو حاصل ہیں - یعنی ان کو دو دو مراعات دی جا رہی ہیں - یہ کیوں؟ اور اس کی کیا وجہ ہے؟ - بعض دوستوں کو میں اچھی طرح جانتا ہوں اور وہ میرے بڑے اچھے دوست ہیں ان میں ایڈوائزر بھی ہیں ' سپیشل اسسٹنٹ بھی ہیں - بعض کی اہلیت کے متعلق بھی واقفیت رکھتا ہوں لیکن میں کسی کی ذات کے متعلق بات نہیں کرنا چاہتا ہوں - سوال صرف یہ ہے کہ گذشتہ ۵ سال سے جو خصوصی مراعات ان کو حاصل رہی ہیں جو کہ میرے دوستوں کو حاصل نہیں رہی ہیں یا پارلیمنٹ کے دوسرے معزز اراکین کو حاصل نہیں رہی ہیں اس لئے کہ ہم ممبر تھے یہ میرے دوست جو رکن ہیں ان کو یہ مراعات نہیں مل سکتی تھیں جو کہ ان کو ملی ہوئی تھیں اب پھر اسی مراعات یافتہ طبقہ کو ایک اور رعایت دی جا رہی ہے ' ایک اور انعام ان پر کیا جا رہا ہے وہ اس لئے کہ چونکہ انتخابات کا شور و غوغا ہے ' صلاح عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے ' کہ وہ انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں - وہ سپیشل اسسٹنٹ بھی رہیں گے اور ایڈوائزر بھی رہیں گے اور انتخابات میں حصہ بھی لے سکیں گے جو کہ میرے دوستوں میں ماسوائے وزراء صاحبان کے ' کسی کو یہ رعایت حاصل نہیں ہے - جناب والا ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ہر ڈیفینیشن کے مطابق ، ہر تعریف کے مطابق سرکاری ملازم ہیں - اگر وہ سرکاری ملازم نہ ہوتے تو جس روز دستور بنایا گیا تھا اس روز بھی یہی ارباب اقتدار تھے ، اس وقت بھی ان کے پاس سپیشل اسسٹنٹ اور ایڈوائزر تھے - یہ اس وقت سوچتے کہ یہ مفید لوگ ہیں یہ قوم اور ملک کے لئے بطور رکن پارلیمنٹ کے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں - یہ اس وقت سوچنا چاہئے تھا لیکن اس وقت سوچ اور تھی اور آج سوچ اور ہے - اس وقت سوچ یہ تھی کہ ان لوگوں کو اس زمرے میں شامل نہیں کیا جا سکتا ہے ان کو پولیٹیکل ورکرز کی صف میں شامل نہیں کیا جا سکتا ہے - اس وقت یہ سوچ تھی اور آج سوچ میں تبدیلی ہے - یہ ٹھیک ہے کہ انسان کو ترقی پسند ہونا چاہئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترقی نہیں ہے رجعت قہقری ہے - دنیا کے کسی ملک میں ایسا نہیں ہے - جناب والا ! آپ امریکہ کا آئین دیکھ لیجئے وہاں جو لوگ سکیریٹری مقرر ہوتے ہیں وہ منسٹر ہوتے ہیں لیکن نام ان کا سیکرٹری ہوتا ہے - اور پریذیڈنٹ کے سپیشل ایڈوائزر اور سپیشل اسسٹنٹ کانگریس کے ممبر نہیں ہوتے اور اگر وہ کانگریس کے ممبر ہوں تو انہیں اپنے عہدوں سے استعفیٰ دینا پڑتا ہے - آپ کسی بھی آئین کو دیکھ لیجئے عام طور پر

[Khawaja Mohammad Safdar]

یہ سپشل ایڈوائزر اور سپشل اسسٹنٹ پارلیمانی نظام میں نہیں ہوتے ہیں - جہاں تک مجھے علم ہے اور میرا علم ناقص ہے اور محدود ہے میں مانتا ہوں ، لیکن جب انگلستان کی حکومت نصف کرہ ارض پر تھی تب بھی وزیر اعظم کے نہ تو سپیشل ایڈوائزر تھے اور نہ سپشل اسسٹنٹ تھے - اس کے ایڈوائزر اور اس کے اسسٹنٹ اس کی کابینہ کے ارکان تھے - میں کھوسو صاحب کی بات بھی مانتا ہوں کہ وزیر صحت ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص ، ڈاکٹر ہو یا کسی ایکسپرٹ کی ضرورت ہو کیونکہ اس شعبے کے متعلق یا اس شعبے کی وزارت کا قلمدان سنبھالنے کے لئے کسی ایکسپرٹ کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ آپ کے پاس ایک پورا سیکرٹریٹ ہوتا ہے - جس میں ایکسپرٹ بھی ہوتے ہیں ، جس میں بیوریوکریٹ بھی ہوتے ہیں ، جس میں ایڈمنسٹریٹر بھی ہوتے ہیں اور اس میں اس فن کے ماہرین بھی ہوتے ہیں اور وہ آپ کو مشورہ دیتے ہیں - وہ آپ کے لئے بریف تیار کرتے ہیں - مجھے یاد پڑتا ہے کہ چرچل نے کہا تھا ، کہ اگر ایکسپرٹ کی مدد سے یا مشورے سے ہم دوسری جنگ عظیم لڑتے تو ہم کب کے شکست کھا چکے ہوتے ، اگر ایکسپرٹ ہی کی بات ہے تو پھر تقریباً تقریباً ہر ملک کے وزیر اعظم کو اسی فوج کا سربراہ ہونا چاہیے کیونکہ ظاہر ہے کہ عام طور پر شعبہ ہائے جنگ میں فوج جو ہے وہ اکثر و بیشتر وزیر اعظم کے وزارت قلمدان کے ساتھ منسلک ہوتی ہے - تو یہ ہم غلط طرف جا رہے ہیں اور ہمارا طریقہ غلط ہے اس لئے میں ان سے درخواست کرونگا کہ از راہ کرم یہ ترمیم واپس لے لیں اگر وہ لوگ ایکسپرٹ ہیں تو ان کو ملازم رکھیے ان کو جائنٹ سیکریٹری بنائیے نئے قواعد کے تحت بلا واسطہ بلا کسی کمیشن کے جائنٹ سیکریٹری مقرر کر سکتے ہیں ، سیکریٹری مقرر کر سکتے ہیں - جو چاہیں مقرر کر سکتے ہیں لیکن ان کو سیاست میں نہ لائیے کیونکہ ان کا بھی مردہ خراب ہوگا اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکے گا - شکریہ

ملک محمد اختر : آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ نہیں بولیں گے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : وعدہ تو نہیں کیا تھا -

ملک محمد اختر : اگر آپ رےپی‌ٹیشن نہ کریں تو اچھا ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ وعدے اور یقین دھانیاں بہت کرتے ہیں اور وہ وعدہ ھی کیا جو ایفا ہو جائے ، جناب چیئرمین !

جناب چیئرمین : ملک صاحب سٹیمنا کا مقابلہ ہے -

ملک محمد اختر : میں پہلے پندرہ بیس منٹ تو نہیں جھگڑونگا ، اس کے بعد جھگڑونگا -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب چیئرمین ! دستور کی چھٹی ترمیم جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے اس میں مختلف نقاط انتہائی احسن طریقے پر تشریح اور وضاحت کے ساتھ میرے فاضل دوست سینٹر شہزاد گل صاحب اور محترم خواجہ صاحب اور سینٹر کامران صاحب نے فرما دئیے ہیں - اور دستور کی یہ ترمیم جو اس وقت پیش نظر ہے وہ حسب معمول انتہائی عجلت میں لائی گئی ہے دنیا میں اب تک یہ ہوتا چلا آیا ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ قومیں دستور کو اپنی زندگی کی راہنمائی کے لئے وضع کرتی ہیں تاکہ اس کی روشنی میں ایسے قوانین وضع کیے جا سکیں جن سے معاشرہ اجتماعی طور پر پھل اور پھول سکے اور خوشحال زندگی بسر کر سکیں - میں بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ دستور میں ترمیم کی ضرورت پیش آتی ہے اور یقیناً آتی ہے کیونکہ قوموں کی زندگی میں ایسے موڑ اور ایسے مواقعے ضرور آتے ہیں جن میں انہیں دستور میں ترمیم کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے لیکن وہ اس ترمیم میں انتہائی سوچ بچار ، انتہائی واضح پالیسی اور انتہائی واضح خطوط کو معین کرتی ہیں اور اس سے پوری قوم اور ملک کی بھلائی مقصود ہوتی ہے - کسی ایک فرد کے ذاتی مفاد یا کسی خاص طبقہ خیال کے پیش نظر وہ ترمیم نہیں ہوتی ہے - امریکہ کی مثال ہمارے سامنے ہے ان کے دستور کو تقریباً دو سو سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور ان کے ہاں دستور میں جتنی ترمیم ہوئی ہیں - وہ انتہائی محتاط طریقے اور انتہائی محتاط رہ کر اس دو سال کے عرصہ میں تقریباً ۲۵ یا ۲۶ ترامیم ہوئی ہیں - ہمارے یہاں دستور ترمیم کرنے کے سلسلے میں عجلت کا یہ عالم ہے کہ ممبران اسمبلی اور ممبران سینٹ جب رات کو اپنے کمروں میں آرام فرما رہے ہوتے ہیں تو دروازہ کھٹکھٹا کر یا سوتے سے جگا کر ان کو کل صبح کے لئے ترمیم کا نوٹس دیا جاتا ہے - یہ ترمیم جہاں ان کے آرام میں مخل ہوتی ہے اور ان کے ذہنی سکون کو برباد کرتی ہے وہاں اس کے پیش نظر آپ یہ غور فرمائیے جناب چیئرمین کہ کس طرح سے ایک ممبر راتوں رات اپنے آپ کو اس قابل بنا سکتا ہے کہ وہ دستور میں ترمیم کی تیاری کر سکے اور وزارت قانون نے بڑے بڑے بقراط اور سقراط - - -

ملک محمد اختر : آپ کی کوچنگ اور ٹریننگ کے لئے ہم جو بیٹھے ہیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : رات کو تشریف لانے کی آپ کو ضرورت پیش آئے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر یہ بات پیرزادہ صاحب کہتے تو اور بہتر تھا

[Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi]

کیونکہ بل ان کی طرف سے پیش ہو رہا ہے اور پتہ نہیں کہ آپ کیسے آ گئے ہیں - جناب چیئرمین ! یہ دخل در معقولات ہے -

جناب طاہر محمد خان : کسی شخص کی غیر حاضری میں اس کے متعلق بات کرنا غیبت ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ غیبت نہیں ہے بلکہ یہ وضاحت ہے - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کوئی بھی ذہین ترین فرد دستور میں بہ عجلت ممکنہ اتنے مختصر وقفے میں اپنے آپ کو تیار نہیں کر سکتا ہے - وزارت قانون کے سقراط اور بقراط یہ سارے کے سارے مہینوں دستور میں ترمیم کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے رہتے ہیں اور اس کے مقاصد پر غور کرتے رہتے ہیں - اس کے بعد دو تین مہینوں کی مسلسل کاوشوں کے بعد یہ ترمیم دی جاتی ہے - لیکن ممبران کو اتنا بھی موقع نہیں دیا جاتا ہے کہ وہ دستور میں ترمیم کے لئے مطالع کر سکیں - میں عزت مآب وزیر قانون سے بڑے ادب سے عرض کرونگا کہ وہ دنیا کے کسی بھی جمہوری ملک کی مثال مجھے بتائیں کہ جہاں چھ یا آٹھ یا بارہ گھنٹوں کے نوٹس پر دستور میں ترمیم کی گئی ہو دنیا کے کسی بھی جمہوری ملک نے ایسا نہیں کیا - دنیا کے کسی ملک میں ایسا نہیں ہوا - عوامی جمہوریت غالباً اسی کا نام ہے اور انہوں نے جمہوریت کی یہ نئی تعریف بتائی ہے کہ جس میں ترمیم کے لئے ممبران کو کم سے کم وقت دیا جائے کہ وہ سوچ سکیں - اور اس کے بعد مسودہ قانون میں اپنی ترامیم پیش کر سکیں - اس کا موقع نہیں دیا جاتا - ہونا یہ چاہئے تھا کہ محترم وزیر قانون بیوروکریٹس کو جو وزارت قانون میں ہیں ان کو یہ بتاتے اور خود بھی بحیثیت وزیر قانون کے نہیں بلکہ اس حیثیت سے بھی کہ وہ سیاسی راہنما کی حیثیت سے معروف ہیں وہ مغربی پاکستان اسمبلی کے بھی ممبر رہے ہیں اور اس کے بعد خوش قسمتی سے اس قومی اسمبلی کے بھی ممبر ہیں ' ان کا پورا کردار سیاست پر رہا ہے اور سیاسی کیریئر ہے - ان کو خود بھی یہ بات سوچنی چاہئے کہ دستور کتنی اہم اور کتنی مقدس دستاویز ہے - اگر اس میں لازمی ہی ترمیم کرنی ہے تو اس کا طریقہ کار کم سے کم ایسا ہونا چاہئے کہ ممبران تفصیل کے ساتھ اس کے مالہ و ماعلیہ پر غور کر سکیں اور اس کے جتنے بھی فرائض ہیں ان میں تنقید کے جو پہلو ہیں ان کو قوم کے سامنے اجاگر کر سکیں - اور تعریف اور مدحت کے جو پہلو اس میں نکلتے ہیں - ان کو بھی بیان کر سکیں - لیکن ایسا نہیں ہوتا ان کو اتنی عجلت سے کام نہیں لینا چاہئے اور میں اس کی مذمت کیے بغیر نہیں رہ سکتا -

اب جناب والا ! دستور میں ، آئین میں مشیروں کا کوئی تذکرہ نہیں ہے اور یہ بات اس سے پہلے بھی کہی گئی ہے ، میں اسے دھرانا نہیں چاہتا مجھے اتنی ہی بات عرض کرنی ہے کہ جن اشخاص کے تقرری کا حق آئین نے نہیں دیا ان کی تقرری کیوں ہوتی ہے اور اگر تقرری ہو بھی جاتی ہے تو جن کی تقرری کا حق آئین میں نہیں ہے ان کو آئینی تحفظ کیا دیا جا رہا ہے - یہ انتہائی قابل اعتراض بات ہے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وزراء کی فوج ظفر موج ، جس کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ قابل ترین افراد پر مشتمل ہے ، یہ ان کی پارٹی کے لوگوں کی رائے ہے - پارٹی کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ وزیر اعظم صاحب کے ساتھ جو ٹیم ہے وہ انتہائی قابل ترین افراد کی ہے - دیانتدار لوگ ہیں - قوم کی خدمت کر رہے ہیں تو پھر یہ سارے کے سارے وزیر کیا مشورہ دینے کے قابل نہیں ہیں ، اور اگر مشورہ دینے کے قابل ہیں تو پھر مشیروں کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر ضرورت ہے بھی تو ان کو آئینی اور دستوری تحفظ دینے کی کیا ضرورت ہے ، یہ قومی خزانے پر بوجھ بھی ہے اور قومی خزانے کا زیان بھی ہے اور دستور کے ساتھ مذاق ہے اور قومی سیاست کے ساتھ بھی مذاق ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے ان مختصر سی گذارشات کے ساتھ میں اس کو ختم کرتا ہوں - شکریہ

جناب چیئرمین : شکریہ -

ملک محمد اختر : جناب والا ! میں اپنے ان دوستوں کا مشکور ہوں جو اس طرف بیٹھے ہیں -

جناب چیئرمین : ملک صاحب آپ نے مولانا صاحب کے لئے کوئی شعر نہیں پڑھا -

خواجہ محمد صفدر : ابھی یاد آ جاتا ہے -

جناب چیئرمین : کیونکہ جب آپ شعر کہتے ہیں تو مولانا صاحب کے ساتھ آپ کا تعلق معلوم ہو جاتا ہے ایسا تو نہیں ہے کہ تعلق کٹ گیا ہو - خدا نہ کرے

ملک محمد اختر : نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مولانا صاحب نے شکایت کی ہے کہ رات کو ان کو بار بار تنگ کیا جاتا ہے اس کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا ذاتی مسئلہ تھا یہ اس کو ہاؤس میں کیوں لا آئے -

[Malik Mohammad Akhtar]

Sir, I would wind up only with a very few words. Sir, I consider that the Parliamentary Democracy is flourishing and progressing well in this country and there is no harm if we enable or qualify our parliamentarians to be appointed to the posts of Chairman, Islamic Ideology and even on Law Reform Commission as Chairman and then as advisors to the Prime Minister and the Chief Ministers and Special Assistants. It goes either way. They will eligible to contest the election and the parliamentarians are eligible to be reappointed as such. Then Sir, secondly I consider that we gave a commitment to the judiciary that the tenure of the Chief Justice of Pakistan would be five years, and the tenure of the Chief Justice of High court would be four years. So, it became necessary to further amend the Constitution.

Mr. Chairman : Now, I will put the motion to the House.

The question is :

> "That the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Sixth Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Now, we take up second reading of the Bill, clause by clause.

No amendment is there as far as my knowledge goes.

Now, I take up Clause 2.

The question is :

> "That Clause 2 of the Bill stands part of the Bill."

Those who are in favour of it may rise in their seats.

Those who are against it may rise in their seats. 27 in favour and 4 against.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Khawaja Sahib, if you challenge then I again count them.

So, the motion is adopted.

Now, the question is :

> 'That Clause 3 of the Bill stands part of the Bill.'

Those who are in favour of it may rise in their seats. Please resume your seats.

Those who are against it may rise in their seats. Please resume your seats.

27 in favour and 4 against.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : This Clause is also adopted by total majority of the members.

Now we move on to Clause 4. Those who are in favour of the Clause 4 being form part of the Bill, may kindly rise in their seats.
27 in favour and 4 against.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Well, 27 in favour and four against. So, the motion is carried by a majority of the total membership of the House. Now we take up clause 5.

The question before the House is :

"That Clause 5 forms part of the Bill."

Those who are in favour, may kindly rise in their seats.

27 in favour and 4 against.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : 27 for and 4 against. So, this clause is also carried by a majority of the total membership of the House. Last question. The question before the House is :

"That the Preamble, the Title and clause 1 form part of the Bill."

Those who are in favour may kindly rise in their seats.
27 in favour and 4 against.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : 27 in favour and 4 against. So, the Preamble, the Title and Clause 1 is carried by the majority of the total membership of the House.

Yes Malik Mohammad Akhtar, you move the next.

Malik Mohammad Akhtar (On behalf of the Minister concerned) : Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the

[Malik Mohammad Akhtar]

> Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Sixth Amendment) Bill, 1976] be passed."

Mr. Chairman: The motion moved is:

> "That the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Sixth Amendment) Bill, 1976], be passed."

Khawaja Mohammad Safdar: Opposed.

Mr. Chairman: The motion is opposed.

Malik Mohammad Akhtar: I don't think there is any need of debate.

Mr. Chairman: Are there no speeches on either side?

All right. Now I will put the question and then go to division.

The question before the House is:

> "That the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Sixth Amendment) Bill, 1976], be passed."

Those who are in favour may say 'ayes'.

Malik Mohammad Akhtar: No Sir, that is.........

Mr. Chairman: I know we will go to division, but is it not appropriate first to put the question? Well, I am a bit doubtful in this regard whether first we will put the question and then we will go to the division or we will go straightaway to the Division.

Khawaja Mohammad Safdar: The House will now divide by lobbies Sir.

Mr. Chairman: Is it not necessary to put the question before division?

Khawaja Mohammad Safdar: It is necessary. It is absolutely necessary.

Mr. Chairman: The question has to be put?

Khawaja Mohammad Safdar: Of course.

Mr. Chairman : Then what will be the form of the question, that those who are in favour of it or against it ? Some question has to be put. Now, what will be the form of the question ? That is the only thing.

Khawaja Mohammad Safdar : Exactly Sir. You will put the question. That question will be decided by the division in the lobbies.

Mr. Chairman : So, the question has been put. Now I will divide and the division bell will be rung for two minutes.

راؤ عبدالستار : جناب ڈویژن بیل خراب ہے آپ آڈر دے دیجئے -

Mr. Chairman : Well, I will read the terms of the motion again, you see.

The question before the House is :

> "That the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Sixth Amendment) Bill, 1976], be passed."

Those who are in favour of it, go to 'AYES' LOBBY and those who are against, go on the other side, and divide.

(*Pause*)

Mr. Chairman ; The voting is over, and now the members can return to their seats.

(*Pause*)

Mr. Chairman : Well, I will now announce the result of the voting.

Ayes	:	27
Noes	:	4

So, the motion is carried by a majority of the total membership of the House and the Bill is passed.

Now, we take up next item.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, if you permit, we may have ten minutes break for a cup of tea.

Mr. Chairman : What is your request ? Are you giving tea ?

Malik Mohammad Akhtar : Yes, Sir.

Mr. Chairman : So, gentlemen, you are all invited to tea at the Cafeteria by the Law Minister.

[Mr. Chairman]

We meet after about twenty minutes.

The Senate then adjourned for tea break for about twenty minutes)

(The House met at 12-56, Mr. Chairman in Chair after a short break)

Mr. Chairman : Now, which item is to be taken up.

Malik Mohammed Akhtar : No. 3 Sir.

THE REGULATION OF MINES AND OILFIELDS AND MINERAL DEVELOPMENT (GOVERNMENT CONTROL) (AMENDMENT) BILL, 1976

Mr. Chairman : Further consideration of the motion. Was the motion moved ?

Malik Mohammad Akhtar : It has been moved, explained and debated. Honourable Minister has explained it.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! محترم وزیر صاحب نے یہ درست ارشاد فرمایا تھا کہ زیر بحث مسودہ قانون کے ذریعے ہم غیر ملکی کمپنیوں کو اپنے وطن میں تیل تلاش کرنے کے لئے ایسی مراعات دے رہے ہیں جو کسی اور ملک میں نہ کسی غیر ملکی تیل کمپنی کو یا کسی ملکی کمپنی کو نہیں دی اور ان فائدہ بخش مراعات کی بناء پر بہت سی بڑی بڑی تیل تلاش کرنے والی کمپنیوں نے حکومت پاکستان سے اس بات کی رضامندی کا اظہار کیا ہے کہ وہ ہمارے ملک میں تیل تلاش کرنے کے لئے معاہدات کرنے کو تیار ہیں - جناب چیئرمین ! یہ بل میرے نقطہ نظر سے نہایت اہم بھی ہے اور ٹیکنکل بھی ہے اور اس کی اہمیت اس بناء پر ہے کہ ہم اپنے ملک کی معدنی پیداوار سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے غیر ملکی کمپنیوں کو اپنا حصہ دار بنا رہے ہیں اور اس لئے بھی اہم ہے کہ اس بل سے جیسا کہ محترم وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہمیں یقین ہے تیل کی تلاش کی رفتار ، جو کہ اس ملک میں بسنے والے کے نزدیک سست ہے ، تیز ہو جائے گی - اس ملک میں بسنے والے اس بات کے انتہائی خواہشمند ہیں کہ اس ملک میں اس قدر تیل دریافت ہو جائے جو کہ ہماری قومی اور ملکی ضرورت کی کفالت کر سکے -

اگر ہم اتنی مقدار میں تیل حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں کہ ہم اسے برآمد بھی کر سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ دن ہمارے لئے انتہائی خوش آئند ہو گا ۔ ظاہر ہے کہ جس ملک پر چار سو کروڑ روپے کے درآمدی تیل کے زرمبادلہ کا بوجھ ہو وہ اپنی ترقیاتی سکیموں کی طرف زیادہ توجہ نہیں دے سکتا ۔ کئی ضروری اور اشد ضروری امور کی طرف سے آنکھیں بند کرنی پڑتیں ہیں ۔ کیونکہ چار سو کروڑ روپے ہمارے ملک کے زرمبادلہ کا چالیس فیصد حصہ بنتا ہے ۔ اگر ہم اتنی کثیر رقم کو بچا سکیں اور اپنے ملک میں اس قدر تیل فراہم کر سکیں کہ ہماری ضروریات پوری ہو جائیں تو ظاہر ہے کہ یہ چار سو کروڑ روپے انتہائی مفید اور عوام کی بھلائی کے کاموں پر صرف ہو سکتا ہے ۔ اس بل کی اہمیت نہایت واضح ہے ۔

فنی اور ٹیکنیکل بنیادوں پر بھی اس بل کو میں نہایت اہم سمجھتا ہوں ۔ وہ اس بناء پر کہ جو معاہدات ہم نے غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ کرنے ہیں ، جو مراعات ہم نے ان کو دینی ہیں ۔ ان اثرات کو سمجھنے کے لئے اس فن میں مہارت کی ضرورت ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نہ اس فن میں مہارت رکھتا ہوں اور نہ ہی میرے پاس اتنا وقت تھا کہ میں اس کی اہمیت کے پیش نظر اس بل کو پورا وقت دے سکتا ۔ بہرحال اس بل کے مضمرات ، جہاں تک میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہیں کہ ہم ' بقول محترم وزیر صاحب کے انتہائی سود مند مراعات سود مند غیر ملکی کمپنیوں کو دے رہے ہیں ۔ یہ مراعات ہمارے یہاں کی کمپنیوں کے لئے نہیں ہیں ۔ یہ مراعات غیر ملکی کمپنیوں کو دے رہے ہیں ۔ جناب چیئرمین ! آپ کو یاد ہو گا اور یقیناً اس معزز ایوان کے معزز اراکان کو بھی یاد ہو گا کہ کسی زمانے میں اسی طرح کی مراعات سے غیر ملکی کمپنیوں کو تیل تلاش کرنے کے لئے ایران نے بھی نوازا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صرف تیل تلاش کرتے رہے اور کامیابی سے تیل تلاش کیا ، بلکہ انہوں نے ایران کی اندرونی سیاست اور اس کے بیرونی تعلقات جو کہ غیر ملکوں کے ساتھ اس کے تھے اس میں بھی مداخلت شروع کر دی تاآنکہ مسٹر مصدق نے رو رو کر ایک طویل جدو جہد کے بعد ان غیر ملکی کمپنیوں سے اپنے ملک کو نجات دلائی ۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں اس قسم کے جو معاہدات غیر ملکی کمپنیوں سے ہو رہے ہیں ان کے کماحقہ نتائج سے میں خود بھی نا واقف ہوں اس لئے میں ان پر روشنی نہیں ڈال سکتا لیکن محترم وزیر صاحب کی خدمت میں اتنا ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس بات کو مد نظر رکھیں کہ یہ غیر ملکی کمپنیاں یہ مراعات حاصل کرکے جو آج

[Khawaja Mohammad Safdar]

ہم بخوشی ان کو دے رہے ہیں - وہ ہمارے ملک کی پیداوار میں اس قسم کے حصہ دار نہ بن جائیں کہ ان سے چھٹکارا حاصل کرنا مشکل ہو جائے یا وہ ہمارے اندرونی سیاست میں اس طرح دخیل نہ ہو جائیں کہ وہ ہمارے مستقبل کے لئے خطرہ بن جائیں -

اب جناب چیئرمین ! میں ان موٹی موٹی وجوہات کا ذکر کروں گا جن کی بناء پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو مراعات ہم دے رہے ہیں وہ ہمارے ملک کے لئے غیر مفید ہیں ، مفید نہیں ہیں ، ہمارے ملک کی معیشت پر ان کے اچھے اثرات مرتب نہیں ہوں گے - جناب چیئرمین ! اس سے پیشتر کہ میں ان فنی اعتراضات یا فنی امور کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ دلاؤں میں ابتداء ہی میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس بل میں ایک دفعہ کے تحت یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ وفاقی حکومت کو یہ اختیار ہو گا کہ جو اس مسودہ قانون کے گوشوارے میں مراعات درج ہیں جو کہ کوئی بھی کمپنی حاصل کر سکتی ہے ، اس کے علاوہ بھی اگر وفاقی حکومت مناسب خیال کرے تو وہ مزید مراعات ہر وقت دے سکتی ہے - جناب چیئرمین ! میرا اس مسئلے سے بنیادی اختلاف ہے - ایک تو یہ کہ جو بھی اتنا اہم مسئلہ ہو اس کو اس پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرنا حکومت کے لئے لازم ہے - اس سے منظوری حاصل کرے اور اس کو اعتماد میں لے اور پھر کسی کمپنی کو مراعات دے - دوسری بات یہ ہے کہ جناب چیئرمین ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کلاز سے ارباب اقتدار کو آزمائش میں ڈالنا ہو گا - آپ جانتے ہیں کہ حال ہی میں ایک بہت بڑا بین الاقوامی سکینڈل منظر عام پر آیا - امریکہ میں ہوائی جہاز بنانے کی ایک بہت بڑی کمپنی ہے جس کا نام لاکیڈ ہے - اس نے اپنے ہوائی جہاز فروخت کرنے کے لئے جاپان کے سیاستدانوں کو کرپٹ کیا ، ان کو بددیانت بنایا - اٹلی کے سیاست دانوں کو رشوتیں دیں اور ایک بہت بڑی ہستی کو رشوت دی ، چونکہ یہ مقدمات زیر سماعت ہیں اس لئے میں ان کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا - اس قسم کی بہت بڑی بڑی کمپنیوں اپنے لئے مراعات حاصل کرنے کے لئے ، تاریخ شاہد ہے کہ ملک کے سیاستدانوں کو بددیانت بناتی رہی ہیں - اگر میں اپنے ارباب اقتدار کے ہاتھ میں یہ اختیار دے دوں کہ وہ اس قانون میں مجوزہ مراعات کے علاوہ جو ان کا جی چاہے کسی کو رعایت دے دیں ، کسی کے ساتھ کسی اور قسم کا معاہدہ کر لیں تو وہ اس سے بہت بڑی آزمائش میں پڑ جائیں گے اور خدا نخواستہ ، خدا نخواستہ اگر کوئی کمپنی انہیں اس قسم کا لالچ دے ، میں یہ نہیں کہتا کہ وہ اس لالچ میں آ جائیں گے لیکن ان کی بدنامی کا خطرہ ہے - ان کی نیک نامی پر

بٹہ لگنے کا خطرہ ہے - میں یہ چاہتا ہوں کہ پاکستان کی سیاست کم از کم اس قسم کے الزامات سے پاک رہے - اس لئے میں محترم وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ اختیارات کم از کم جو اس مجوزہ بل میں درج ہیں - یہ حاصل کرنے کی کوشش نہ فرمائیں اور ان کو حذف کر دیں - جب بھی کسی کمپنی کے ساتھ معاہدہ ہو تو وہ انہی حدود کے اندر ہو جو اس مسودہ قانون کے اندر حدود مقرر کر دی گئی ہیں - اور جب ان حدود کے علاوہ کسی کے ساتھ معاہدہ کرنا ہو گا تو پھر نیشنل اسمبلی اور سینٹ کو اپنے اعتماد میں لینا ہو گا کہ صاحب ان شرائط پر بھی ہمارے ساتھ کوئی معاہدہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اس لئے ہم انہیں مزید مراعات دینے کے لئے تیار ہیں - اس طرح یہ پارلیمنٹ اور اس کے ارکان یہ دیکھ سکیں گے کہ آیا جو شرائط یا نئی رعائتیں ہیں اور وہ مراعات جن کے بغیر کوئی کمپنی کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کیا وہ ہمارے ملک اور قوم کے لئے مفید ہیں - تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے اختیارات وفاق حکومت کو اپنے ہاتھ میں نہیں لینے چاہئیں -

جناب چیئرمین ! جہاں تک ان مراعات کا تعلق ہے - جن کا ذکر اس بل میں کیا گیا ہے - مجھے ان سے بھی اختلاف ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ مراعات ایسی ہیں جن سے کہ ہم سراسر گھاٹے میں ہیں - جناب چیئرمین ! رائلٹی کا ذکر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ویل ہیڈ پر کروڈ آئل کی قیمت صرف ساڑھے بارہ فیصد ہمیں ملے گا اور اس کی قیمت کا تعین کیسے ہو گا - اس کا تعین بین الاقوامی قیمت کے مطابق ہوگا - نہیں صاحب ! مارکیٹ کے مطابق اس کا تعین کیا جائے گا - نہیں صاحب ! بلکہ یہ اختیار اس کمپنی کو حاصل ہے کہ جتنا کروڈ آئل وہ مارکیٹ میں فروخت کرے اس کا تو مارکیٹ ویلیو کے حساب سے ساڑھے بارہ فیصدی ہمیں ملے گا - لیکن جو تیل وہ اپنی کسی سب سیڈیری کمپنی کو دے ، اپنی کسی شاخ کو دے ، اپنی کسی برانچ کو دے ، اپنی کسی سسٹر کو دے تو وہ وہی قیمت ہوگی جو کہ اس کمپنی سے وصول کی جائے گی خواہ وہ بین الاقوامی قیمت سے نصف ہو یا چوتھائی حصہ - اس کے لئے انہوں نے ایسا کوئی فارمولہ کم از کم اس میں درج نہیں کیا جس سے یہ ظاہر ہو کہ اگر یہ رعایت دینی ہے تو ان پر یہ تو پابندی ہو کہ وہ تیل کی کل پیداوار کا دسواں حصہ یا بیسواں حصہ اپنی سب سیڈیری کمپنی کو دے سکیں گے باقی ۹/۱۰ حصہ مارکیٹ میں انہیں فروخت کرنا ہو گا - ایسا ہو سکتا ہے جناب چیئرمین کہ وہ سو فیصدی تیل اپنی کسی ذیلی کمپنی کے حوالے کر دیں - ان سے کوئی نامینل قیمت یا معمولی قیمت وصول کر لیں اور اس

[Khawaja Mohammad Safdar]

کے حساب سے ہمیں ساڑھے بارہ فیصدی تیل کی قیمت دیں - جہاں تک مجھے معلوم ہے تیل پیدا کرنے والے ممالک تیل کی قیمتوں میں اضافہ کر رہے ہیں - ساڑھے تیرہ ڈالر ایک بیرل کی قیمت پہلے تھی - اب بڑھ چکی ہے - اس کا ساڑھے بارہ فیصدی حصہ بمشکل ڈیڑھ ڈالر بنتا ہے - ہم اپنے تیل کی رائلٹی صرف ڈیڑھ ڈالر وصول کرنا چاہتے ہیں - ڈیڑھ ڈالر ایک بیرل کے حساب سے وصول کرنا چاہتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ گھاٹے کا سودا ہے - یہ ہماری دولت غیر ملکی کھا جائیں گے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا - اس سے تو بدرجہا بہتر ہے کہ ہماری یہ دولت زمین کے اندر دفن رہے - بجائے اس کے کہ لوگ کھا جائیں ، غیر ملکی کھا جائیں ، غیر ملکی اس سے فائدہ اٹھائیں اور ہم صرف یہ دیکھتے رہیں کہ ہماری زمین تیل اگل رہی ہے لیکن ہمیں اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا - اسی طرح جناب چیئرمین اس سے آگے بڑھئے تو یہ بات تو میری سمجھ میں آتی ہے کہ ان کو ایک حد تک انکم ٹیکس اور دوسرے ٹیکسز سے مستثنیٰ کیا جانا چاہئے ، جب تک کہ تیل برآمد نہ ہو - لیکن اگر تیل برآمد ہو گیا اور اس کی فروختگی مارکیٹ میں شروع ہو گئی تو کیا وجہ ہے کہ ہم اس تیل کی آمدنی پر ٹیکس وصول نہ کریں - لیکن اس بل میں جو مراعات درج ہیں - ان میں یہ بھی درج ہے کہ ہم ایک طویل عرصہ تک اس تیل کی آمدنی پر کوئی ٹیکس وصول نہیں کریں گے - یہ تو کمپنیوں کا مسئلہ ہے ہم نے کمپنیوں کے ملازموں کے آگے بھی گھٹنے ٹیک دئے ہیں - ملازمین کو یہ رعایت دی گئی ہے کہ ان کی آمدنی پر تین سال تک کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا - ہو سکتا ہے کہ اکثر و بیشتر ملازمین تین سال کی ملازمت کرنے کے بعد واپس چلے جائیں اور ہم یہ دیکھتے رہیں کہ کب ان کی ملازمت کا چوتھا سال چڑھتا اور ہم ان سے انکم ٹیکس وصول کرتے ہیں اور نہ وہ چوتھا سال ان کی ملازمت کا چڑھے گا اور نہ ہم ان سے ٹیکس وصول کریں گے - ایک چھوٹ نہیں بلکہ اس کے علاوہ یہ ہے کہ روزمرہ کی اشیاء خریدنے کے لئے ان کو یہ بھی رعایت دی گئی ہے کہ وہ ۵۰۰۰ روپے کی اشیاء بغیر درآمدی ڈیوٹی کے خرید سکیں گے اور درآمد کر سکیں گے - بغیر کسی سیلز ٹیکس کے ، بغیر کسی اور ٹیکس کے - ان پر شرط یہ ہے کہ صاحب یہ مارکیٹ میں فروخت نہیں کریں گے - تربیلا وینچر کے متعلق دنیا جانتی ہے کہ انہوں نہ صرف اس قسم کی اشیاء کھلے بندوں فروخت کیں ، بلکہ جس کو درآمدہ شدہ چیز کی ضرورت ہوتی تھی وہ تربیلا جا کر جو چیز چاہتا تھا ، لے آتا تھا بلکہ انہوں نے لوہے کا سریہ لاکھوں ٹن کے حساب سے یہاں فروخت کیا - لاکھوں ٹن کے حساب سے کون انکار کر سکتا ہے کہ لوگ ٹرکوں کے ٹرک اپنی ضرورت کے مطابق ان سے خرید

کر لائے اور کہا یہ جاتا تھا کہ Scrap ہے حالانکہ پورے سریے کو وہ کاٹ دیتے تھے اور پھر کٹے ہوئے سرئیے کو وہ فروخت کر دیتے تھے ۔ اسی طرح گھریلو ضرورت کا سامان بغیر کسی درآمدی ڈیوٹی کے ادا کئے ۔ وہ درآمد کر سکتے ہیں ۔ لیکن وہ فروخت نہیں کیا جا سکتا ۔ ائر کنڈیشنر، ٹی وی ، کیمرے اور خبر نہیں کیا الا بلا جو کہ گھریلو ضروریات کے ماتحت آتی ہیں ، وہ لاتے رہے ہیں اور فروخت ہوتی رہی ہیں ۔ اب اس قانون میں صرف یہ لکھ دینے سے کہ انہیں فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اس سے کام نہیں چلے گا ۔ آپ ان کے ہر ملازم پر اپنا ایک آفسر تو نہیں مقرر کر سکتے ۔ یہ ناممکن ہے کہ ان کی دیکھ بھال کی جا سکے ۔ ان کی اس طرح سپرویژن کی جا سکے کہ دیکھا جائے کہ کب وہ اپنی کوئی چیز فروخت کرتے ہیں یا نہیں کرتے ۔ یہاں تک ہی نہیں جناب چیئرمین بلکہ ان کو یعنی کمپنیوں کے ملازمین کو اور بہت سی مراعات اس بل کے ذریعے سے دی جا رہی ہیں میں اس بل کی اس بنیاد پر مخالفت کرتا ہوں کہ جو مراعات ان کو پیش کی گئی ہیں جو ان کو اس قانون کے ذریعے دی جا رہی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں ۔ وہ ہمارے لئے مفید نہیں ہیں ۔ وہ ہمارے ملک کے لئے سودمند نہیں ہیں ۔ اس لئے جناب چیئرمین ان مراعات میں سے کچھ واپس لینی چاہئیں اور حد تو یہاں تک ہو گئی جناب چیئرمین کہ جن کمپنیوں نے ہم سے آج سے دس سال یا بیس سال پہلے معاہدے کئے ہوئے ہیں اور وہ شرائط طے شدہ نہیں ۔ تحریری معاہدے ہیں حکومت پاکستان اور ان کمپنیوں کے درمیان آج ہم یہ کہتے ہیں کہ صاحب ان کمپنیوں کو بھی یہ رعایتیں از خود مل جائیں گی ۔ اضافی طور پر مل جائیں گی کیونکہ ان کے ساتھ ہمارے معاہدے ہیں ۔ وہ اس معاہدے کے پابند ہیں ۔ ان کو قطعی طور پر کوئی مزید رعایت نہیں ملنی چاہئے ۔ نہ دینی چاہئے ، اگر وہ کام چھوڑ کر چلے جائیں تو وہ ہرجانے کے ذمہ دار ہوں گے اگر معاہدے میں ہرجانہ ہے ۔ اسی طرح اگر ہم ان کو چھوڑ دیں تو ہم بھی ان کے نقصان کے ذمہ دار بن سکتے ہیں معاہدے کے مطابق ۔ اس لئے جن کمپنیوں کے ساتھ انڈی پینڈنٹلی اس قانون سے سال پہلے ، دو سال پہلے ، دس سال، بیس سال پہلے معاہدے ہوئے ہیں ۔ ان کو مزید رعایتیں ہم از خود دے رہے ہیں ۔ یہ کہاں کی عقلمندی ہے اور اس ملک میں بسنے والوں کا اس میں کون سا بھلا ہوگا ۔ یہ درست ہے کہ اگر وہ لوگ کام بند کر دیں ۔ یا اگر مزید کوئی ہمارے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتا ۔ تیل کی تلاش کے مسئلے میں ہماری امداد نہیں کرنا چاہتا تو ان کو مزید مراعات دی جائیں ۔ لیکن جو کام کر رہے ہیں ۔ جن کے ساتھ معاہدہ ہے اور معاہدے کی پابندی دونوں فریقوں پر ہوتی ہے ۔ یہ نہیں کہ صرف ہم پر ہے ان پر نہیں ہے ان کو مزید مراعات دی جا رہی ہیں ؛ اس لئے میں بنیادی طور پر اس

[Kawaja Mohammad Safdar]

اصول کی حمایت کرتے ہوئے ہمیں تیل تلاش کرنا ہے اور ضرور کرنا ہے -

جناب والا ! میں اپنے فرض میں کوتاہی کروں گا اگر میں تیل اور ایندھن کے وزیر اور ان کی آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن ہے - اس کے کارکنوں کو مبارکباد نہ دوں - حال ہی میں جو تیل نکلا ہے وہ ان کی کوششوں سے نکلا ہے - مجھے ایک خوشی تو یہ ہے کہ تیل اس ملک سے نکلا ہے اور دوسری خوشی یہ ہے کہ کسی غیر ملکی کمپنی نے نہیں نکالا - بلکہ اس کارپوریشن نے جو کہ حکومت پاکستان کی ملکیت ہے - اس نے نکالا ہے - میں ان کو مبارکباد کا مستحق سمجھتا ہوں اور اس لئے انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں - لیکن اس کے ساتھ ساتھ کل میں نے ایک سوال کیا تھا جب محترم وزیر صاحب تقریر فرما رہے تھے کہ صاحب ایک کنوئیں کے کھودنے پر کتنا خرچ آتا ہے - تو انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں ارشاد فرمایا تھا کہ تین چار کروڑ روپے - چار، پانچ کروڑ روپے جناب چیئرمین ! ظاہر بات ہے کہ چار پانچ کروڑ روپے بڑی رقم ہے - میں مانتا ہوں کہ موجودہ زمانے میں کروڑ چھوٹے ہو گئے ہیں اسی طرح لاکھ بھی چھوٹے ہو گئے ہیں اور بظاہر چار پانچ کروڑ روپے بڑی رقم ہے - اگر ہم اپنے وسائل میں سے اپنے اخراجات پر پابندی لگا دیں اور اس ملک کے غیر پیداواری اخراجات میں کمی کر دیں اور یہ کمی کی جا سکتی ہے - مجھ جیسا کند ذہن آدمی جو زیادہ اقتصادیات کے متعلق کچھ نہیں جانتا وہ بھی کم از کم نشاندہی کر سکتا ہے - کہ غیر پیداواری اخراجات میں کمی کی جا سکتی ہے - اگر ہم غیر پیداواری اخراجات میں کر دیں تو ۳۷ ، ۳۵ ارب میں سے دس بیس کروڑ روپے کی بچت ہر سال کر سکتے ہیں - ہمیں یقین ہے اور امید ہے کہ اگر ہم کوشش کریں تو کامیاب ہو سکتے ہیں - ہم سرکاری سطح پر تو کچھ نہیں کر سکتے البتہ ہم آپ کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں اور ہم اپنی رائے دے سکتے ہیں جو ضرور فائدہ مند ہوگی اور یقین جانیے قائد اعظم نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ اس ملک کی حفاظت کے لئے اس ملک کے رہنے والوں کو اگر پیٹ پر پتھر بھی باندھنے پڑیں تو ضرور باندھنے چاہئیں - اس لئے اس ملک کی ترقی کے لئے اقتصادیات کے اعتبار سے، معاشی اعتبار سے' سیاسی اعتبار سے ترقی دینے کے لئے اگر ہمیں پیٹ پر پتھر باندھنے پڑیں تو باندھیں گے - ہمیں معلوم ہے کہ ہم اپنی ضروریات کو کم کر دیں تو ہمارے بہت سے کام بہتر طریقے پر ہو سکتے ہیں اور اس ضمن میں حزب اختلاف کبھی پیچھے نہ رہے گی - ہم اپنے پیٹ پر پتھر باندھنے کے لئے تیار ہیں اور یہ جو کام کریں گے ہم انہیں یہ بتاتے رہیں گے یہ غلط ہے لیکن اگر بنیادی طور پر جو کام کریں گے ہم اس کی تائید کریں گے - قرآن مجید میں یہ

حکم دیا گیا ہے کہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں تعاون کیا کرو اور بدی اور برائی کے کاموں کی مخالفت کرو اور اس کے ساتھ تعاون نہ کرو ۔ اس حکم الٰہی کے تحت ہم ان سے امید کریں گے کہ جو میں نے نقائص بیان کئے ہیں اپنی ناقص عقل کے مطابق ان کو رفع کرنے چاہئیں اور ہمیں خود تیل کی تلاش میں نکلنا چاہئے ۔ شکریہ ۔

Mr. Qamaruz Zaman Shah : Mr. Chairman, Sir, agreeing with the principle, as Khawaja Sahib has said, the Opposition would always support the Government on the right thing and the right expenditure, I have yet to see a single Bill on which Khawaja Sahib has supported us.

Khawaja Mohammad Safdar : Even yesterday I supported.

Mr. Qamaruz Zaman Shah : It does not mean that the legislation brought by the Treasury Benches is not for the betterment of the people. Secondly, Sir, I do not know whether he has the facts and figures with him with regard to the total amount of money in foreign exchange and in local currency required to go in for extensive minning operations and if one really wanted to do it then it will be much more than 'pait per pathar bandhna'. Certainly the very fact that so far no serious effort was made in the past, the very fact that oil which was there but was not really being discovered, that is because they did not have any incentives and unless they have proper incentives, it will be difficult to work in areas where chances are remote. So, certainly it will be quite an incentive and, I think, Khawaja Sahib should see the overall national interest is kept beyond this particular legislation. Thank you.

Mr. Chairman : Thank you. Yes, Mr. Afzal Khan Khoso.

Mr. Afzal Khan Khoso : Mr. Chairman, Sir, the underlying reasons, as explained by the honourable Minister, of this amending Bill are that the Government is very conscious to bring in all forms and types of legislation and give all types of attractive terms to the foreign companies and foreign expertise which will be employed by them so that they can put in their money and their brains into the proper prospecting of oil in our country.

Sir, it is with regard to this only that the Government is put in a tight corner with regard to the concept and with regard to the expertise side of it. One has to make concessions and those concessions which even to the ordinary mind may sound more favourable to either side. But, Sir, in the initial stages one has to do so. I think it is necessary. One has to give them as many allurements as possible to bring them into the oil hunt. This also shows the anxiety.

Now, Sir, just as a passing reference, I would say the limit placed on the OGDC was 25 crores as soon as the limit was raised to 42 crores of rupees, and this amount was given to them, we saw the results. So,

[Mr. Afzal Khan Khoso]

it is money as well as expertise which had to be attracted, and Pakistan is not in a position to find these commodities to the extent that we can find from abroad. That is the only reason why our present Government has brought this legislation. It is to attract both commodities ; brain and money, which is needed in oil prospecting. So, I think all the fears expressed by worthy Khawaja Sahib are not really justified in my humble opinion. Thank you very much.

Mr. Chairman : Yes Mr. Kamal Azfar.

Mr. Kamal Azfar : Sir, I also want to speak in support of the Bill very briefly. Government's overall petroleum policy has been vindicated by results, and thanks to the policy of this Government, we are now approaching a stage of self-sufficiency in oil where oil is guaranteed. Therefore, I think the Government is, the best judge of this policy. The best suited policy for the country in this field has been shown by the result because the proof of the budding is in the eating.

Now with the Dhodak discovery, it is hardly appropriate to question the *bona fides* of the petroleum policy.

Sir, as regards the incentives, after all petroleum industry is an industry that has a tremendous amount of risk as far as oil exploration is concerned. There is no guarantee that if you put 100 dollars, you will get 10% return on it. There is an element of risk and, therefore, in order to attract potential explorers, I myself have experienced, certain incentive were necessary because you have to compare this with other countries. Other countries are giving tremendous concessions. Therefore, if you want to attract investment in our own country, you have to look as to what are the alternatives that other countries are offering in the world. I think, in the light of that experience, this Bill is likely to have a salutary effect, and who knows, as a result of investment attracted by this Bill, we will find another Dhodak. Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Thank you.

Yes, Mr. Kamran Khan.

Mr. Kamran Khan : Sir, my honourable friend Kamal Azfar said that the taste of pudding lies in eating, so I probably take the opportunity to say that the proof of oil lies in smelling not in eating. Sir, generous offers and concessions have been offered to the foreign oil companies under this Bill. The honourable Leader of the Opposition dealt with them very ably and I should not repeat them. Concessions are necessary, of course, with certain safeguards but Sir, only concessions like, giving exemptions to foreign nationals from income tax and allowing them to import certain commodities free of tax, that is not the main thing. This is not the incentive. There exist a contradiction between the deals and words of the Government. The other day we were discussing a Bill regarding the taking over of Esso Company, and from this side it was pointed out to the Honourable Minister that this will scare away. This will just

shy away the foreign enterpreneures. You say that the Esso Company was selling away their undertakings, their business voluntarily, but still the foreign financial circles create doubtes. The other day the Prime Minister, in the Joint Sitting of the Parliament, said that the marketing business of oil would be nationalised. So, that shows that Esso Company probably was pressurised to sell away their business. So, Sir, it is more important to remove this contradiction between the deeds and words of the Government than offering these incentives. Sir, to my mind the more reliance should be placed on indgenous resources as we have seen that the Oil and Gas Development corporation have shown good results and every body was glad about it and every body was happy about it. We should intensify and accelerate our efforts and then they will not be far off when they will be self, sufficient, but we will be surplus country in the matter of oil. Sir, after the revolution in Russia when the capitalist power imposed an embargo on oil trade, those restrictions and embargo turned into disguise. They intensified their efforts with the result that the Russia not only became self-sufficient in the matter of oil but today Russia is an exporting country. Similarly we can learn a lesson from the day to day rise in the oil prices. We are entirely at the mercy of oil producing countries. It is entirely upto them. It is their commodity and they have every right to increase the prices, I think we don't have to debate that point but we are at the mercy of those countries and we don't know tomorrow or after six months there may be increase of 20 per cent and so on and so forth. So we must accelerate our efforts in finding oil from within our own resources, and not only oil but I would say we should also look for the alternative sources of energy because oil is a perishable item and it cannot be replenished. We should not just keep on waiting to the west to come to our rescue just hoping that the western powers and their technology would be able to find some alternative source of energy for us. Of course they are working for us but we on our part also should try to find alternative sources of energy. We have got talent in the country. We have got brain here, and there is no reason why we should not apply the brain and talent to this field. Now, Sir, recently we found oil in Dera Ghazi Khan and it is a very happy news. It was expected that at least there will be no change in the rise of prices of oil but we saw along with happiness that the price of oil was increased. They say that the price increased over six per cent to which I differ.

Mr. Chairman : Would that be relevant to the present Bill.

Mr. Kamran Khan : We are discussing oil for the benefit of the people.

Mr. Chairman : But you can't discuss my hair oil. What hair oil I am using.

Mr. Kamran Khan : No, Sir, I am not discussing about the hair oil. I am talking about the fuel.

Mr. Chairman : No, you can talk over the Bill but not the prices.

The present Bill has nothing to do with the prices.

Mr. Kamran Khan : But, Sir, we want to find oil. We want that the people should benefit........

Mr. Chairman : My dear friend, you can do that. So far as the recent increase in the price is concerned, this is not relevant.

Mr. Kamran Khan : Sir,......

Mr. Chairman : Well that is may ruling.

Mr. Kamran Khan : All right Sir.

Mr. Chairman : No, you can criticise the Bill. If there is any oil question related to that, you can decide that. But increase in the oil prices effected recently, that is not relevant.

Mr Kamran Khan : Sir, we are trying to find oil for the benefit of the people so that oil should be made available cheaper. In Iran per gallon costs Rs. 2/- where we have to pay much throughout.

Mr. Chairman : Will you please listen to me. It is my misfortune that I have not been able to make you understand fully. I say you can criticise the Bill and any thing connected with the Bill but so far as the recent increase in the oil price effected by the Federal Government is concerned that would not be relevant. You should distinguish between the two points.

Mr. Kamran Khan : Then I should say that there has been no increase in the oil and the increase is not six per cent but say it 18 per cent and that was my point.

Mr. Afzal Khan Khoso : Point of order Sir. Sir this discussion would have been more relevant yesterday when an adjournment motion on this particular point was presented before this House.

Mr. Chairman : That has been done, you see. Now, I say it is not possible.

Mr. Kamran Khan : Thank you very much Sir. I have been confused.

Mr. Chairman : Thank you. Mr. Yusuf Khattak would you like to add any thing to what you have already said.

Mr. Yusuf Khattak : I can say now Sir, but I would like to say when I would be winding up the discussion on the Bill. Sir, are you going to take up amendments ?

Mr. Chairman : You have another opportunity in the third reading. Khawaja Sahib, what would wou like to say ?

خواجہ محمد صفدر : اگر آپ مناسب سمجھیں تو اگلے دن پر باقی کارروائی ملتوی کر دیں - یہ کوسچن آپ پٹ کر دیں -

Mr. Chairman : Now, I put the question.

The question before the House is :

> "That the Bill further to amend the Regulation of Mines and Oilfields and Mineral Development (Government Control) Act, 1948 [The Regulation of Mines and Oilfieds and Mineral Development (Government Control) (Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Now, we take up clause by clause consideration of the Bill.

It is Clause 2.

Yes, Khawaja Sahib you can move your amendment.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 2 of the Bill, in the proposed new section 3A, sub-section (2) be omitted and the figure '1' and brackets in the proposed sub-section "(1)" be also omitted."

Mr. Chairman : The amendment moved is :

> "That in Clause 2 of the Bill, in the proposed new section 3A, sub-section (2) be omitted and the figare '1' and brackets in the proposed sub-section "(1)" be also omitted."

Mr. Chairman : You can move the second amendment. They are inter related and you can speak on both the amendments.

Khawaja Mohammad Safdar : All right. Sir, I beg to move :

> "That in Clause 2 of the Bill, in the proposed new section 3B, in sub-section (1), the figure "(1)" and bracket be omitted and the proposed new sub-section (2) be also omitted."

Mr. Chairman : The amendment moved is :

> "That in Clause 2 of the Bill, in the proposed new section 3B, in sub-section

[Mr. Chairman]

> (1), the figure "(1)" and bracket be omitted and the proposed new sub-section (2) be also omitted."

Mr. Mohammad Yusuf Khattak : Opposed. It is hardly an amendment.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, it is to the same effect.

جناب چیئرمین : اس مجوزہ سیکشن ۳ والے، کے سب سیکشن کے الفاظ یہ ہیں -

> "Clause 2(2) : Notwithstanding any thing contained in the Income tax Act, 1922 (XI of 1922), a company with which an agreement such as is referred to in sub-section (1), is for the time being in force, shall not be liable to pay tax on its income, profits or gains."

جناب والا ! اس کا مطلب یہ ہے کہ جن کمپنیز کے ساتھ معاہدات اس سے قبل ہو چکے ہوئے ہیں ان کو بھی انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جا رہا ہے - جناب چیئرمین ! مجوزہ سیکشن ۳ کی کلاز ۱ میں یہ ہے کہ جن کمپنیوں کے ساتھ اس مسودہ کے پاس ہونے کے بعد جو قانون بنے گا ، اس کے تحت جو معاہدات ہوں گے وہ برقرار رہیں گے لیکن اس کے باوجود ان کمپنیوں کو جو اس وقت کام کر رہی ہیں ، جو قانون کے بغیر کام کر رہی ہیں ، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کو بھی رعایت دی جا رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کو یہ رعایت نہیں ملنی چاہئے - اس لئے میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اس مسودہ قانون میں ۳ اے کی سب کلاز ۲ کو حذف کیا جائے کیونکہ ان کے ساتھ جو معاہدات ہیں ان کو ان کے تحت کام کرنا چاہئے ان کو نئی رعایت نہیں دینی چاہئے -

Mr. Chairman : Thank you. Now, I put the amendments.

The question before the House is :

> "That in Clause 2 of the Bill, in the proposed new section 3A, sub-section (2) be omitted and the figure '1' and bracket in the proposed sub-section "(1)" be also omitted."

> "That in Clause 2 of the Bill, in the proposed new section 3B, in sub-section (1), the figure "(1)" and bracket be omitted and the proposed new sub-section (2) be also omitted."

(The motions were negatived)

Mr. Chairman : Now, the question is :

"That Clause 2 of the Bill form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Now, we take up Clause 3 of the Bill.

There are so many amendments. Khawaja Sahib, you want to move all the amendments.

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir,

اگر کوئی چھوڑنی والی ہوئی تو میں ضرور چھوڑ دوں گا اس خطرے سے کہ کہیں ریپیٹیشن نہ ہو جائے۔

Sir, I beg to move :

"That para 1 of the Schedule be omitted."

Mr. Chairman : Do you want to move ?

آپ موو کرنا چاہتے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر : یہ سارے پٹ کئے جائیں گے۔

Mr. Chairman : They all relate to clause 3.

خواجہ محمد صفدر : یہ علیحدہ علیحدہ پیرا جات ہیں۔ یہ کلاز تین اور اسی کے حصے ہیں۔ ان کو علیحدہ علیحدہ بھی موو کیا جا سکتا ہے۔

Mr. Chairman : There is no harm in the follow up. You move all the amendments. You can move each and every of them and discuss it.

جس طرح آپ کی مرضی ہو۔

Khawaja Mohammad Safdar : All right. Sir, I beg to move :

"That in para 1 of the Schedule, the words "effective date of an agreement for the grant of a licence or lease to explore, prospect or mine petroleum" be substituted by the words "after the commencement of this Act."

Next is :—

[Khawaja Mohammad Safdar]

Sir, I beg to move :

> "That in clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, para 1 be omitted."

یہ غلط تو نہیں چھپ گئی ہے -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے -

خواجہ محمد صفدر : یہ اوپر بھی ہے اس لئے یہ غلط لکھا گیا ہے - یہ غلط چھپا ہے -

I think there is something wrong with it.

۵ اور ۳ ایک ہی ہیں -

جناب چیئرمین : کلاز ۳ موو کر دیں -

Sir, I beg to move :

> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, in para 1, the words "effective date of an agreement for the grant of a licence or lease to explore, prospect or mine petroleum" be substituted by the words "after the commencement of this Act"."

یہ جناب ۴ اور ۶ ایک ہی ہیں -

جناب چیئرمین : ۴ اور ۶ -

خواجہ محمد صفدر : ہو سکتا ہے کہ مجھ سے غلط لکھا گیا ہو کیونکہ میں رات دیر تک پڑھتا رہا ہوں -

Mr. Chairman : You can omit it.

۴ اور ۶ کو اومٹ کر سکتے ہیں - اور بھی ہیں -

خواجہ محمد صفدر : جی ہاں ۳ اور ۵ ہیں -

Mr. Chairman : It is up to you.

جو آپ لینا چاہیں لے لیں -

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move the next amendment :—

> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, in para 2, a full stop

be added after the word "Government" occurring in the fifth line, and the subsequent words be omitted."

Next is :

Sir, I beg to move :

"That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, in para 3, a full stop be added after the word "hole" occurring in the fifth line and the subsequent words be omitted."

جناب چیئرمین ! اگر آپ اجازت دیں تو جناب پیرا تین تک بحث کر لیتے ہیں - اس کے بعد اگلی امنڈمنٹ کو لے لیں گے اگر آپ اجازت دیں تو ٹھیک ہے - میرے خیال میں وگرنہ گڑبڑ ہو سکتی ہے -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں نے شیڈول کے پیراگراف ۱-۲-۳ پر اعتراض کیا ہے - اعتراض مختصراً یہ ہے - میرے خیال میں آخری کلاز بھی اسی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے وہ بھی موو کر لیتے ہیں -

Mr. Chairman : Yes.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in Clause 3 of the Bill, in the Schedule, in para 2, the figure "12½" be substituted by the figure '25".

جناب والا ! میرا اعتراض یہ ہے -

(مداخلت)

جناب احمد وحید اختر : پہلے چیئرمین صاحب ! اس کو ہاؤس کے سامنے پٹ کریں گے -

خواجہ محمد صفدر : بالکل ٹھیک ہے -

Mr. Chairman : Where is the mistake ? Would you please tell me ?

Khawaja Sahib, do you want to move No. 3 or 5 ?

What about 3 and 5 ? Do you want to move 3 and 4 ?

خواجہ محمد صفدر : میں نے دراصل دونوں ہی موو کر دی ہیں -

جناب چیئرمین : آپ نے کہا ہے کہ ۳-۵ اور ۴-۶ ایک ہی ہیں - کوئی غلطی ہو گئی ہے - اب آپ ان میں سے کون سی اومٹ کرنا چاہتے ہیں ؟ اگر ۵ رہے گی تو پھر تین نہیں رہے گی -

خواجہ محمد صفدر : چار اور پانچ -

جناب چیئرمین : غلطی نہ ہو جائے -

جناب احمد وحید اختر : ۵ اور ۶ دونوں رکھ لیں کیونکہ ۳ اور ۴ جو ہیں وہ ۵ اور ۶ کی ریپیٹیشن کی صورت میں ہیں -

خواجہ محمد صفدر : ٹھیک ہے ۵ اور ۶ کر لیتے ہیں -

جناب چیئرمین : اور ۳ اور ۷ کو اومٹ کر دیتے ہیں - ۵ اور ۶ کو رہنے دیتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر : ٹھیک ہے جی -

Mr. Chairman : The amendments moved are :

'That para 1 of the Schedule be Omitted.'

Next is :

"That in para 1 of the Schedule, the words "effective date of an agreement for the grant of a licence or lease to explore, prospect or mine petroleum" be substituted by the words "after the commencement of this Act".

نمبر ۷ بھی آپ موو کر رہے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر : نمبر ۷ اور ۱۷ جناب -

Mr. Chairman : No. 7 :

"That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, in para 2, a full stop be added after the word "Government" occurring in the fifth line and the subsequent words be omitted."

نمبر ۸ کو بھی موو کریں گے -

Mr. Chairman : No. 8 :

"That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, in para 3, a full stop

be added after the word "hole" occurring in the fifth line and the subsequent words be omitted."

And amendment No. 7 :

"That in Clause 3 of the Bill, in the Sehedule, in para 2, the figure "12½" be substituted by the figure '25'."

Mr. Mohammad Yusuf Khattak : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! شیڈول کے پیرا ۱ کو اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو اس میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ انکم ٹکیس کی دفعات ایفیکٹیو ڈیٹ آف ایگریمنٹ ہوں گی جو لائسینس کا معاہدہ ہو جائے گا یا موثر ہو اس وقت سے کوئی بھی دفعہ جو کہ اس معاہدے کے ساتھ متصادم ہو وہ لاگو نہیں رہ سکے گی یعنی انکم ٹیکس کی حد تک صرف یہ عائد ہو سکے گی جس حد تک وہ معاہدہ کارگر ہو اور معاہدے کی شرائط ہوں جناب چیئرمین ! میں نے اس میں کہا ہے کہ یہ شرط اس قانون کے پاس ہونے کے بعد عائد ہونی چاہئے جس وقت یہ قانون نافذ ہو جائے اس وقت سے انکم ٹکیس کے تحت رعایت ملنی چاہئے کیونکہ اس طرح تو کئی کمپنیاں ایسی ہوں گی جن کے ساتھ ہمارے معاہدات ہو چکے ہوئے ہیں اور ان کے تحت ہم نے ان سے انکم ٹیکس وصول کر لیا ہوا ہے یا کرنا ہے - جناب چیئرمین ! اس کلاز کے ذریعے ہم اس کو بھی مؤثر بماضی بنا رہے ہیں اور وہ معاہدے جو آج سے کچھ عرصہ پہلے ہوئے تھے ' ان پر انکم ٹیکس نافذ ہونا چاہئے یا وہ جزوی طور پر نافذ ہونا چاہئے جو اس قانون کے ذریعے ہم ان معاہدات کے ذریعے اس انکم ٹیکس کے نفاذ کو علیحدہ کر رہے ہیں اور ان پر قابل نفاذ نہیں تصور کرنا چاہئے تو اس میں میری ترمیم یہ ہے کہ اس قانون کے بعد جو معاہدات ہوں ان پر تو یہ نافذ ہو اور جو معاہدے ہوئے ہیں ان پر اس قانون کے نفاذ کے وقت عملدرآمد ہو یا نہ ہو کیونکہ ہم اس کو مؤثر بماضی بنا رہے ہیں - تو گذشتہ پانچ سال کا جو ہم نے انکم ٹیکس وصول کرنا ہے یا کر لیا ہوا ہے اور اگر کر لیا ہوا ہے تو واپس دینا پڑے اور اگر نہیں کیا تو وہ ویسے ہی معاف ہو جائے دوسری بات جس کی طرف میں جناب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ - - -

(اس مرحلے پر جناب افضل خاں کھوسو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

خواجہ محمد صفدر : یہاں مالکانہ حقوق کا جو معاوضہ مقرر کیا گیا ہے وہ ساڑھے بارہ فیصد ہے اور اس کے آگے یہ کہا گیا ہے کہ جو ٹیکسز ان پر عائد ہوں گے

[Khawaja Mohammad Safdar]

وہ ۵۵% سے زیادہ نہیں ہوں گے اور ۵۰% سے کم نہیں ہوں گے جیسا کہ سب رول ٹو آف رول فور آف دی سیکنڈ شیڈول میں درج ہے - جناب چیئرمین ! میں نے اس میں یہ تجویز کیا ہے کہ یہ رائلٹی کم از کم ۲۵% ہونی چاہئیے کیونکہ ساڑھے گیارہ فیصد بہت کم ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دولت ہماری ہے اور بیرونی کمپنیوں کا ایک کنواں پر چار پانچ کروڑ روپیہ صرف کیا ہوا ہے اور اس میں سرمایہ لگایا ہوا ہے اور جس سرمائے کی واپسی کے تحفظات ہم نے بل میں دیئے ہیں وہ تمام تحفظات موجود ہیں تو پھر ہم اپنی دولت کا ۷/۸ حصہ کیوں کسی غیر کو دیں اور صرف اپنے لئے ۱/۸ حصہ لیں - آگے جا کر جب میں بحث کروں گا تو یہ حساب کرنے کی کوشش کروں گا کہ اس ۱/۸ حصے میں سے ہمیں کیا ملے گا - اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جن سے معاہدہ کیا جائے ان سے کم از کم ۲۵% رائلٹی وصول کرنے کا معاہدہ کیا جائے اس سے کم نہیں - ایک اور بات جو میں نہایت ادب سے محترم وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس کلاز ۲ میں ایک حوالہ دیا گیا ہے اس کی آخری دو سطریں جناب چیئرمین ! آپ بھی ملاحظہ فرمائیں -

"......'payments to the Government' referred to in sub-rule (2) of rule 4 of the Second Schedule to the Act........"

اس میں جس قانون کا حوالہ دیا گیا ہے تو پھر اس طرح سیکنڈ شیڈول ہے ہی نہیں ایک ہی شیڈول ہے لیکن نہیں یہ قانون نہیں ہے یہاں ایکٹ سے مراد اصل قانون ہے جس میں اس مسودہ قانون کے ذریعے ترمیم کی جا رہی ہے جب میں وہ دیکھتا ہوں تو میں اس نتیجے پر پہنچتا ہوں کہ اس میں سیکنڈ شیڈول نہیں ہے -

'The Regulation of Mines and Oil, fields and Mineral Development (Government Control) Act, 1948.

یہ سارا چھ کلازوں کا قانون ہے اور چھ سیکشنوں پر مشتمل ہے اور اس میں کوئی شیڈول نہیں ہے - جناب چیئرمین ! ایک اور طرف میں دیکھتا ہوں کہ سب رول ٹو آف رول فور آف دی سیکنڈ شیڈول تو اس سے الفاظ شیڈول ٹو دی کی ایکٹ مراد ہے اور اگر کوئی اور مطلب ہے تو میں نے تلاش کیا ہے اور میں نے کوشش کی ہے کہ کیا جو رول اس کے تحت بنائے گئے ہیں ان میں شائد کوئی شیڈول ہو تو

وہ بھی میں ساتھ لایا ہوں یہ گورنمنٹ آف پاکستان نے......

'Pakistan Petroleum (Production) Rules 1949.'

"In exercise of the powers conferred by section 2 of the Regulation of Mines and Oilfields and Mineral Development (Federal Control) Act, 1948, (XXIV of 1948), the Government of Pakistan are pleased to make the following rules which shall come into force on the first of September, 1949."

اس میں سیکنڈ شیڈول موجود ہے لیکن وہ سیکنڈ شیڈول جو ہے اس کا ہیڈنگ یہ ہے:

'Standard Form of Exploration Licence.'

انہوں نے لائسنس کی ایک شکل دی ہوئی ہے ' ایک فارم دیا ہوا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اور جب میں اس کو دیکھتا ہوں کہ سب رول ٹو آف رول اور آف دی سیکنڈ شیڈول میں پیراگراف ۴ موجود ہے لیکن سب پیرا ۲ نہیں ہے اور خبر نہیں یہ کہاں سے لائے ھیں تو اس پر شاید محترم وزیر صاحب روشنی ڈال سکیں کم از کم میں تو چھ سات گھنٹے کی مسلسل جد و جہد کے بعد یہ معلوم نہیں کر سکا کہ اس مسودہ قانون میں کوئی سیکنڈ شیڈول نہیں ہے اور اوریجینل قانون میں بھی سیکنڈ شیڈول نہیں ہے۔ رول میں سیکنڈ شیڈول موجود نہیں ہے در اصل وہ ایک فارم ہے جو لائسنس کی شکل میں دیا ہوا ہے اور اس میں اس کے پیرگراف ۴ میں ورکنگ آوبلی گیشن ھیں اور اس کا سب رول ۲ نہیں ہے یا سب پیرا ۲ کوئی نہیں ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ڈرافٹ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ میرے پاس وقت چونکہ تھوڑا تھا اور عین ممکن ہے کہ میں غلط سوچ رہا ہوں اور میرے جن بھائیوں نے اس کو ڈرافٹ کیا ہوا ہے ان کے پاس وقت بیشمار تھا اور انہوں نے تحقیق اور تلاش کے بعد شاید درست کیا ہو لیکن انسان سے غلطی بھی ہو سکتی ہے اور شاید میں نے تھوڑے وقت میں ان کی یہ غلطی پکڑ لی ہو۔ میں نہیں کہہ سکتا کیونکہ مجھے یقین نہیں ہے کیونکہ اس قسم کی فحش غلطی کی توقع نہیں کی جا سکتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ محترم وزیر صاحب اس کے متعلق وضاحت فرما دیں کہ یہ کہاں سے لیا اور کس کا حوالہ دے رہے ہیں اور کس کتاب سے حوالہ دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین ! اس کے بعد میں پیراگراف تین کی طرف آتا ہوں کیونکہ اس

[Khawaja Mohammad Safdar]

میں بھی سیکنڈ شیڈول کا ذکر ہے اور آپ اس کی آخری دو سطریں دیکھیں ۔

> "........for the purpose of the Second Schedule to the Act. Such lost expenditure shall be allowed in one of the two ways mentioned in sub-rule (i) of rule 2 of the said Schedule."

اس لئے یہ بھی مجھے میسر نہیں آ رہا ہے میرے پاس یہ کتابیں پڑی ہیں اور اگر کسی دوست نے دیکھنی ہوں تو وہ دیکھ لیں کیونکہ اوریجینل ایکٹ بھی ہے جس میں یہ ترمیم کی جا رہی ہے البتہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں رول میں ترمیم کی گئی ہو جو مجھے نہ معلوم ہو لیکن میں نے اس کو تلاش کیا ہے - یہ کتاب مجھے لائبریری سے ملی ہے اور شاید ۹۴۹ء کے بعد ان قواعد میں کوئی ترمیم ہوئی ہو جو کہ میں تلاش نہیں کر سکا - ان گذارشات کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس پر غور فرمائیں گے اور شیڈول کے پیرا ایک ، دو ، تین میں جو غلطیاں ہیں ، جن کی نشاندھی میں نے کی ہے ، اور جو تجاویز میں نے پیش کی ہیں اپنی فکر کے مطابق ، اپنے علم کے مطابق ، کہ اس قانون کے پاس ہونے کے بعد ان کو انکم ٹیکس سے چھوٹ دی جا رہی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ رائلٹی بارہ فیصد کی بجائے پچیس فیصد کی جائے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : یوسف صاحب ! آپ نے ابھی خواجہ صاحب کی گذارشات سنیں - کیا آپ ان کی باتوں کا جواب دینا چاہیں گے ؟

جناب محمد یوسف خٹک : جی ہاں ! جناب والا ! سب سے پہلے میں سیکنڈ شیڈول کے متعلق عرض کروں گا کیونکہ انہوں نے سیکنڈ شیڈول کا ذکر کیا ہے - شیڈول نمبر ۲ ، یہاں پر یہ اس کو ریفر کرتا ہے - یہ ان کو غلط فہمی ہوئی ہے -

Mr. Presiding Officer : You have got the arguments of Khawaja Sahib.

Mr. Mohammad Yusuf Khattak . May I read out ? It reads :

> "In continuation of the Rules made under section 2 or any of the amendment in the Income Tax Act, 1922 (XI of 1922) hereinafter referred to as the Act."

So, it is clear that all the references is to the Income Tax Act and not to the Petroleum Act. That I think disposes of effectively and very validly if it had been objection, but that misunderstanding on his part was perhaps due to the short time he had to study the Bill.

As regards royalty, I thought that I would talk about it when I wind up, but since the point has been raised I may deal with it now. If some company comes it would be much better if we could charge them 100%. That would be more profitable. We would have very much liked to do it. But the whole point is to attract them. If we put it at 25%, they will not be attracted. So, we have to attract them and I must tell the Honourable Senator that this is an agreement for a limited time. It is not for all time to come. The Government will only make agreements for a particular time which may be ten years, may be twenty years, and that also includes the period when they are looking for oil, before there is commercial delivery and that can be four years, five years or upto ten years Once we have paid them the money according to our share for the abortive cost which they have invested before commercial delivery was made—when it was a gamble, they may have been lucky to get oil or they may have been totally unlucky and had a dry hole ; so once they are paid for it, the Government share increases correspondingly in this till all that is to be paid to the foreign company is wiped out completely and the Government becomes the sole owner of the oil that is being produced in the country.

All that this Bill wants to do is to attract foreign capital because capital is very shy and it is capital intensive. It is all foreign exchange that is required and for that we have to make it a very attractive proposition for them.

Since I am speaking I may also reply to another point raised by the Honourable Member.

Mr. Presiding Officer : You can put forth your arguments in the Third Reading also.

Mr Mohammad Yusuf Khattak : Then it will amount to repetition. He also referred to Lockheed Scandal I do not think, Sir, it is a fair comparison at all. In the case of Lockheed Scandal there were a number of aeroplanes that had to be sold by a Company. The aeroplanes were there, the seller was there, the purchaser was there and there was the profit. Here there is no such thing. The oil is not there. Oil may be there in the bouuel of earth but the prospector—the man who comes for oil exploration has to take a hell of a gamble. As I said yesterday there was one American Company which has been here for a number of years but they had seven or eight dry holes. They spent about twenty-five to thirty crores of rupees but they had no luck. So, I think Khawaja Sahib must have been in a very expensive mood at that time when he compared it with Lockheed things.

Mr. Presiding Officer : So the arguments on this point are over.

Khawaja Mohammad Safdar : Now, you have to put these amendments to the House and get the opinion of the House. These are amendments at serial No. 5, 6, 7, 8 and 17.

Mr. Presiding Officer : So, the question before the House is :

"That the amendments moved by Khawaja Mohammad Safdar at serial

[Mr. Presiding Officer]

> No. 5, 6, 7 and 8 and 17, do form part of the Bill."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The amendments are lost. Yes Khawaja Sahib next amendment.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں ترمیم نمبر ۹ موو نہیں کر رہا کیونکہ میں نے اپنی غلطی محسوس کر لی ہے ۔ محترم وزیر صاحب نے میری غلطی کی نشاندھی کی ہے ۔ انہوں درست فرمایا ہے ۔ ڈرافٹنگ درست تھی اور اس ترمیم میں بھی اسی غلطی کا اعادہ کیا گیا ۔ اس لئے میں اسے موو نہیں کرتا ۔ اور نمبر ۱۰ موو کرتا ہوں ۔

Mr. Presiding Officer : Yes.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, para 5 be substituted by the following :—
>
> "5. The value of crude oil for purposes of royalty and income tax shall be calculated on the basis of the price realised in transactions with purchasers"."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, para 5 be substituted by the following :—
>
> "5. The value of crude oil for purposes of royalty and income tax shall be calculated on the basis of the price realised in transactions with purchasers"."

Mr. Mohammad Yusuf Khattak : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! آپ پیرا ۱ کا مطالعہ فرمائیں تو آپ دیکھیں گے کہ میں نے اپنی ترمیم میں پہلی دو سطروں کو تو رہنے دیا ہے اور باقی پیراگراف کو اڑا دینے ' حذف کر دینے کی تجویز پیش کی ہے ۔ وہ اس لئے کہ اس پیراگراف میں دو چیزیں میرے سامنے آئی ہیں کہ اس طور پر اس معیار

پر اس سٹینڈرڈ سے کروڈ آئل کی قیمتیں متعین کی جائیں گی - جس حساب سے کروڈ آئیل فروخت کریں گے - اس کے لئے دو سٹینڈرڈ تجویز کئے گئے ہیں ایک تو یہ کہ جو عام آدمی کے ہاتھ وہ کمپنی کروڈ آئیل فروخت کرے گی جو اس ٹرانزکشن ہوں گی ، وہی ہوں گی لیکن اگر وہ اپنی کسی سبسیڈیری کمپنی کے ہاتھ فروخت کرے گی تو پھر وہ عام ٹرانذکشن کی قیمت کے حساب سے نہیں ہو گی بلکہ وہی حساب ہو گا جو کہ وفاقی حکومت اور اس کمپنی میں اس معاہدے کی رو سے طے پا چکا ہوا ہے - ہو سکتا ہے کہ بازاری قیمتیں مختلف ہوں جیسا کہ بعض دوستوں نے ابھی اشارتاً اور وضاحتاً کہا ہے کہ بعض ملکوں نے پانچ فیصدی قیمتیں بڑھائی ہیں اور بعض ملکوں نے دس فیصدی قیمتیں بڑھائی ہیں - اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ آئیندہ چھ ماہ کے بعد اور بڑھ جائیں گی ، سال کے بعد اور بڑھ جائیں گی کیونکہ یہ اس وقت بین الاقوامی دنیا میں رجحان ہے - اس کے پیش نظر یہ کوئی غیر اغلب نہیں ہے - آج ہم فارن کمپنیوں سے کوئی معاہدہ کرتے ہیں کہ جو کروڈ آئیل وہ کمپنی اپنی کسی سبسیڈیری کمپنی کے ہاتھ اپنی اضافی کمپنی کے ہاتھ فروخت کرے گی اس کمپنی سے ہم اسی حساب سے قیمت موسوم کریں گے جو تم نے تیل فروخت کیا ہو گا - وہ تو ہم گھاٹے میں رہیں گے - یقیناً گھاٹے میں رہیں گے - دوسری بات جس کا میں پہلے ذکر چکا ہوں اور اس کا اعادہ کرنا اس لئے ضروری ہے کہ وہ نہایت اہم حصہ ہے کہ وہ اگر کمپنی سارے کا سارا ، یہاں کوئی پابندی نہیں کہ بیرونی کمپنی جس نے تیل دریافت کیا ہے وہ کسی کے ہاتھ تیل فروخت کرے گی ، اگر وہ سارے کا سارا تیل اپنی کسی ماتحت کمپنی - اپنی کسی ثانوی کمپنی - اپنی سبسیڈیری کمپنی کے ہاتھوں فروخت کر دے - تو کوئی پابندی نہیں ہے - تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مارکیٹ ویلیو کے حساب سے نہ ہمیں انکم ٹیکس وصول ہو سکا اور نہ ہمیں رائلٹی وصول ہو سکی - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیراگراف نہایت ہی خطرناک ہے - جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ خواہ وہ تیل تھوڑا بیچے یا زیادہ بیچے - سارے کا سارا اپنی کسی سبسیڈیری کمپنی کے پاس بیچے یا سارے کا سارا مارکیٹ میں بیچ دے - قیمت بہرحال وہی تصور ہو گی جو کہ بین الاقوامی طور پر خریدار مقرر کرے گا اور جس قیمت پر وہ مال خریدے گا -

Mr. Mohammad Yusuf Khattak: Sir, this is only to give latitude to the Government because after all they must have some freedom of movement to come to an agreement with another company. There is a commercial transaction and unless somebody presupposes that Government will enter into agreement which will be detrimental to the interests of the Government otherwise he cannot object to such

[Mr. Mohammad Yusuf Khattak]

a clause which gives the Government some freedom, some elbow room to negotiate with the company. The company with which we are in agreement for prospecting and finding oil, probably we would have given them such good terms that we do not want to give them the rates at which we have sold in the market. We want to charge them much higher price. So, shall we preclude ourselves and tie our hands so that we cannot negotiate any agreement above the price which is prevailing in the market ? It is a commercial transaction and the representative of the Government or the Government will enter into an agreement which is in the interest of the Government and which is more profitable for the Government. So, I think nobody, an emissary or some one else can negotiate or enter into an agreement with his hands tied before hand.

Mr. Presiding Officer : I will put the question. The question before the House is :

> "That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar do form part of the Bill."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The amendment is lost. Next.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That is Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, para 7 be omitted."

Mr. Kamal Azfar : The practice of the House is that if there are more than one amendments to a clause, they are all moved together.

Mr. Presiding Officer : Let me put it.

> "The question before the House is :
>
> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, para 7 be omitted."

Mr. Mohammad Yusuf Khattak : Opposed, Sir.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اس پیراگراف میں یہ کہا گیا ہے کہ اس کمپنی کو جس کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہو گا یہ اختیار ہو گا ' کہ وہ اس پٹرول کو جو کہ وہ یہاں سے نکالے گی ۔ کچھ حصہ برآمد کر سکے ۔ میری رائے میں یہ پیراگراف بھی ہمارے مفاد کے خلاف ہے اگرچہ اس میں چند الفاظ کا اضافہ کرکے یہ کہا گیا ہے کہ صرف اسی قدر حصہ برآمد کیا جا سکے گا جس کا کہ معاہدہ پاکستان گورنمنٹ سے کیا جا چکا ہے ۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ہماری ملکی

ضروریات کو بھی مد نظر رکھا جائے گا اگر یہ بات ہے تو پھر تو سیدھی بات ہے اس کو برآمد کرنے کی اجازت ہی نہیں دینی چاہئے - جب یہ شرط رکھتے ہیں تو فوراً ذہن میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تیل کا کچھ اس کچھ حصہ جو کہ وہ بیرونی کمپنی دریافت کرے گی وہ برآمد ہو جائے گا - ظاہر ہے کہ جب ہمیں اپنے گھر میں ضرورت ہے تو پھر ہم کیسے کسی کمپنی کو برآمد کرنے کی اجازت دیتے ہیں - یہ بڑی عجیب بات ہو گی - یہ بڑا تضاد ہو گا کہ ہم خود اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پرشین گلف یا ایران سے تیل درآمد کریں اور جو تیل ہمارے ہاں سے نکلے اس کو پکڑ کر وہ کمپنی باہر فروخت کر دے اس لئے میں نے یہ کہا ہے کہ کسی کمپنی کو یہ اختیار نہیں دینا چاہئے کہ وہ برآمد کر سکے - بلکہ اس ملک میں فروخت کرے تا آنکہ یہ ملک اپنی خود کفالت کی منزل کو پہنچ جائے - اور اس پوزیشن میں ہو جائے کہ تیل برآمد کیا جا سکے - تو ہمیں انتہائی خوشی ہو گی کہ یہ کمپنی بھی برآمد کرے اور ہم بھی برآمد کریں لیکن جب تک ہم خود بھیک منگے بنے ہوئے ہیں - خود اپنے ہاتھ پھیلا رہے ہیں دوسرے ملکوں کے آگے کہ ہمیں تیل دو اور کسی رعائتی قیمت پر دو تو ہم کیسے کسی کو اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ ہمارا اپنا تیل باہر بھیجے - اس لئے میں نے کہا ہے کہ اس پیراگراف کو حذف کیا جائے -

Mr. Mohammad Yusuf Khattak : Sir, I must thank the honourable Senator for effectively answering himself. I will just read out the clause which he laughed over in a very cavalier fashion.

"A licensee or lessee which is a company incorporated outside Pakistan including the assignee, shall be allowed to export its share of pertroleum after meeting such portion of the internal requirement of Pakistan as may be agreed upon."

Now, in this, Sir, once the requirements within the country have been met then we are burdened with a surplus.

Mr. Presiding Officer : You mean excess.

Mr. Mohammad Yusuf Khattak : Yes. Now, today also, he says, we are importing oil with a beggar's bowl. I do not think we are importing with a beggar's bowl. We pay for it through our teeth or our nose. Even today we are exporting furnace oil. We are importing nephta and so many other things we export even today. We earn very precious foreign exchange. They brings foreign exchange here and if we stop it from sending this thing which is surplus with us and which we cannot store. I do not understand why when you explore oil and bring it out on the bowl and once you bring it out then oil is a perishable commity. It can evaporate. If the market price is favourable then sell it and that is the only concession that has been allowed to them, but only after the national requirements have been met.

Mr. Presiding Officer : So, I put the question to the House. The question before the House is :

"That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(The motion was rejected).

Mr. Presiding Officer : So, the motion is lost.

Mr. Kamal Azfar : Sir, I have a submission to make. I would submit that it is the practice of the House and also the rules provide that when the amendments cover the same clause, as in this case, then they are all moved together in order to avoid repetition, and a single discussion may be allowed on anticipated amendments. Rule 95 says :

'In order to save time and repetition of arguments, a single discussion may be allowed to cover a series of interdependent amendments,

I would submit, Sir, that all the amendments may be moved at the same time because they all relate to clause 3 and then one discussion can take place.

Mr. Presiding Officer : Yes Khawaja Sahib, if you feel this way.

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir.

Mr. Presiding Officer : So, if you put it, we will have discussion and then we will put it to the House.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, para 10 be omitted."

"That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule para 12 be omitted."

"That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, para 13 be omitted."

Mr. Presiding Officer : The amendments moved are :

"That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, para 10 be omitted."

"That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule para 12 be omitted."

"That in Clause 3 of the Bill, in the proposed Schedule, para 13 be omitted."

Mr. Mohammad Yusuf Khattak : Opposed, Sir.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ پیرا ۹ میں یہ کہا گیا ہے کہ تیل کی تلاش میں جس قدر مشنری اور ایکوپمنٹ کی ضرورت ہو گی بغیر تجارتی ڈیوٹی کے اس ملک میں درآمد کرنے کے اختیارات ہوں گے۔ مجھے اعتراض پیرا ۱۰ پر ہے - جس میں یہ کہا گیا ہے کہ تیل کی تلاش کرنے کے لئے اس کی ایک پوزیشن کے لئے جو مشینری درکار ہو گی اور اس کو مارکیٹیبل بنانے کے لئے جو بھی مشینری درکار ہو گی اور اس کو ریفائن کرکے مارکیٹ میں فروخت کرنے کے لئے جو مشینری درکار ہو گی اس کو درآمد کیا جا سکتا ہے - اس پر درآمدی ڈیوٹی ، سیل ٹیکس ، سر چارج ٹیکس یعنی ہر قسم کا ٹیکس ساڑھے پانچ فیصد ہو گا - میں کہتا ہوں کہ یہ خوا مخواہ محترم وزیر صاحب نے کیوں بار ڈال دیا ہے - ساڑھے پانچ فیصد سے پاکستان کو کیا سہارا ملے گا - اس جھوٹ سے جو آپ نے وصول کرنا ہے اس سے کیا بن جائے گا - جو سرمایہ صرف کیا ہوا ہے اس سے منافع حاصل کرنے کے مواقع حاصل ہوں گے - اس صورت میں کیا وجہ ہے کہ ہم ان کو تجارتی ڈیوٹی معاف کریں - ان کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیں - اس لئے میں پیرا ۹ کی حمایت کرتا ہوں جب کہ بار بار محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ کنوئیں کھودے جا رہے ہیں - اگر اس میں سے کچھ بھی نہ نکلے اور اس کے نیچے صرف رگ ہو اس پر جو ہم ٹیکس وصول کریں گے یا اس کے لئے جو مشینری آئے گی اس کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے لیکن جب تیل نکل آیا اور یہ امید ہو گئی ، یہ یقین ہو گیا - تو اس کے منافع میں سے ٹیکس یا سیل ٹیکس جو ساڑھے پانچ فیصد ہے یہ بہت نامی نل لگایا ہے اور یہ سوائے اس کے کہ ہم اپنے آپ کو شرمندہ کریں ، اور کوئی بات نہیں - یہ تو درست ہے کہ آپ ٹائم لمٹ کر دیں اس میں ۲۴ ماہ کی پابندی لگا دیں میں اس کا ذکر کر چکا ہوں - میں نے یہ عرض کیا ہے کہ پیرا ۱۳ کو حذف کیا جائے - ان کے ملازمین جن کی تین سال کی میعاد ہے ان کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ نہیں ہونا چاہئیے - اس قسم کی کمپنیوں کو یہ اجازت دینا کہ گھریلو ضروریات کا سامان اور کھانے پینے کی اشیاء کو درآمد کر سکیں وہ ہمارے معاشرہ کے لئے بگاڑ کا باعث بنے گی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اختیارات نہیں دینے چاہئیے کیونکہ اس طرح ہم اپنا ٹیکس بھی گنواتے ہیں اور اپنے معاشرہ میں برائیاں بھی پیدا کرتے ہیں - ہمیں اس قسم کا نقصان برداشت نہیں کرنا چاہئیے جو یہ آ کر کماتے ہیں - ان کا بھی حکومت کے اخراجات میں کچھ نہ کچھ صرف ہونا چاہئیے - جو آپ ان سے ٹیکس وصول کریں وہ ایکس چیکر میں جائے - اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ رعایت آپ کے تینوں پیرا میں موجود ہے اس لئے پیرا ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ کو حذف کر دینا چاہئیے - شکریہ !

Mr. Mohammad Yusuf Khattak : I think, we have gone over these arguments again and again but, once again, I would like to say that finding oil is one thing and refining it another. Once you have found crude oil then that does not mean that everything has been done. Unless the crude oil is refined, it is absolutely of no use whatsoever. You can't use it in the machinery and you can't market it. Therefore, refining is also part of the same process as of finding oil. Unless crude oil has been refined, it is crude. It is of no use whatsoever to any one. Therefore, some attractive terms of exemptions from income tax and other duties have been afforded to them even for 24 months after the discovery, because it is during these 24 months that the crude oil can be made marketable. I shall be glad if all the members would come and visit one of the oil fields which is not very far from here and is near Campbellpur. All the other oilfields are some where within the inner-most confine of Baluchistan and in most unhabitable places. They are situated in such unhabitable places that there are no roads, and life there is absolutely monastic. Living in those parts is so hard that even their own oil companies, after four weeks, give them one week or a fortnight to go on holiday because if they are confined to that place under those terms and conditions, the people will go mad. That is why certain exemptions in liquor duties and other things have been allowed to them so thet life should be made at least inhabitable and possible. I mean at least tolerable. So, that is why these incentives, if you can call them, or exemptions from certain taxes have been allowed to them. It is not a life of comfort in these oilfields. When the honourable members go there and visit the oilfield, they will see that those people are living in wilderness. It is all wilderness in Baluchistan and D.G. Khan and if they go to Dhodak they will find that it is just wilderness and desert. So, one has to give them certain incentives in order to make their life at least tolerable. I think, this disposes of the objection. It is not on the same par as Turbela. In Turbela there are many thousands of people and I do not know whether the sale of these duty-free commodities took place there or not but here there are only a few people, say 20 to 30, and they are living in such wilderness that I don't think anybody can go and take advantage of their exemptions.

Mr. Presiding Officer : I don't know if the Honourable Senators are going to accept your very generous offer.

Now, I put the question before the House.

The question is :—

'That Amendment No. 13, 14 and 16 of Khawaja Mohammad Safdar be adopted.'

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer : The amendments are lost.

Now, the question is :

'That Clause 3 forms part of the Bill.'

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 3 is adopted.

Now, the question is :

'That Clause 4 forms part of the Bill.'

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Now, we move on to Clause 1.

The question is :

'That Short Title, Clause 1 and the Preamble form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 1, Short Title and the Preamble have been adopted.

Now, we go on to the third reading.

It is item No. 4. Yes, Mr. Yusuf Khattak.

Mr. Mohammad Yusuf Khattak : Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the Regulation of Mines and Oilfields and Mineral Development Government Control Act, 1948 [The Regulation of Mines and Oilfields and Mineral Development (Government Control) (Amendment) Bill, 1976], be passed.

Mr. Presiding Officer : The motion moved is ;

"That the Bill further to amend the Regulation of Mines and Oilfields and Mineral Development Government Control Act, 1948 [The Regulation of Mines and Oilfields and Mineral Development (Government Control) (Amendment) Bill, 1976], be passed.

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed.

Mr. Presiding Officer : Khattak Sahib, do you have any thing to say ?

Mr. Mohammad Yusuf Khattak : Sir, I don't have very much to say and add to what we have said yesterday also because you had a very threadbare discussion of this Bill yesterday during the first reading......

Mr. Presiding Officer : And today also.

Mr. Mohammad Yusuf Khattak : Yes, today also during the amendments proposed by the Honourable Senators, but I just like to say a few words against certain fears raised by the Honourable Senator who preceded me a little while ago First of all he expressed fears. He, of course, said that these concessions are being allowed to foreign companies. He wished that they should also be made available to the local people. Well any Pakistani national who is prepared to come and want to enter into oil exploration business, he is most welcome to come and then I think he will be given all the concessions that any other company enjoys. So for that he is most welcome, but as I said earlier again and again that it is a very risky business and it requires expenditures on such a gigantic scale of foreign exchange that not many indigenous companies are prepared to come forward and take part in the exploration but if they want and take part in this nation building exercise they are most welcome. Then again the Honourable Senator expressed fears that when these oil companies come, they might come and interfere in internal politics, and he quoted the example of British Iranian Company in Iran. But in this connection I would like to point out respectfully to him that the time have changed. These are no longer the days of imperialism, It was not the British Iranian Oil Company of Iran in those days before the Second World War, but it was the British Government which was acting through the Iranian Company. Now, the set of British imperialism, as I said earlier, it cannot rise again. They have so many difficulties. They have no time at all They have not got the time and the resources or the time to come and meddle in the internal affairs of other countries. Similarly, also the entire prospect, the entire political international stage is completely changed. The emergence of Soviet Russia as a super power, the emergence of Peoples Republic of China, another super power, are there to put break. I think there is a break on any imperialist expansion in any part of the world and now we have seen today that all over, imperialism and colonial power is being liquidated whether it is in Africa or in Asia. It has been completely liquidated. As you have seen only recently Portuguese imperialism colonial power has been liquidated in Angola. Similarly we are also seeing today the last twilight of whites Supremacy in Rhodesia and even as soon as Rhodesians fear is over and the majority, local majority of the people who belong to that soil, get their majority, if the same repeats, the performance will also be repeated in South Africa. So, now it is too late today to think that some of these oil companies can come and then assume such dominant position within the country that they could interfere in our country's affairs. Our Government is strong enough to withstand any such political pressure. There are so many of them. There is not one company or two companies which have got monopoly. There are so many competing companies. They are competing against one another also. So, all over here they are for some profit which they can earn and not for to come and take part in our internal politics. So that of course is anachronism to think now that it is the same situation as has obtained before the Second World War. The days of imperialism and colonial power are over never to return again.

Then again, Sir, the honourable Senator expressed, which I think is the basic theme and heartily agree and that was whether he kept on coming back in one form or the other that foreign investment should by allowed within the country or not, that was I think the basic thing that

worried him throughout. Well, any patriotic person, and I agree entirely with him and every body will agree. I wish that we had the resources so that we could develop our country, our own resources without any foreign investment, without any foreign aid. It is undoubtedly a much better thing to develop your country with your own resources but any how you have to make a choice then. You have either retard the pace of development, then the pace of development must be very slow and certain countries made that choice also, but it is always a debatable question which choice is better. We have made the choice that we want rapid expansion, rapid development, rapid development of the country to raise the standard of life of the people as soon as possible, and for the quickest way it is necessary to allow foreign investment. Today foreign investment is no longer a taboo. Even Communist countries like Soviet Russia have not foreign investment. Even they also give very attractive terms to foreign companies. FIAT, have set up a plant in Soviet Russia and they have also set up a plant in Yugoslavia. In many of the socialist countries these foreign companies have come and set up their own plants and made investment there. In fact, the doors for investment in all the socialist countries are wide open for them to come in. So when the present Government has allowed foreign investment. Here it is not a departure from any laid down principle of economic rapid development. I think one can say that all these resources will be here and the generations to come will profit by it. But I think the unborn generations have a right and claim on the people, and I also think the existing people also have a claim to a better life and more advanced life.

They must have the amenities of life which are today no longer amenities or luxuries but absolutely the minimum necessities which make civilized life possible. For that reason, I think, it was a correct decision to allow foreign investment to come here so that the pace of development should be quickened and the living standard of the people could be raised within our lifetime.

Sir, I have disposed of the Lockhead Scandal and have talked about it during the amendments. Sir, I am very glad that very useful discussion has taken place because it has, I think, brought into light the most attractive terms of the present Bill before the House. With these few words I commend it to the House. Thank you.

Mr. Presiding Officer : I agree with you that we have had a thorough discussion. Yes, now Khawaja Sahib.

Khawaja Mohammad Safdar : No speech.

Mr. Presiding Officer : So, I put the question. The question before the House is :

> "That the Bill further to amend the Regulation of Mines and Oilfields and Mineral Development (Government Control) Act, 1948 [The Regulation of Mines and Oilfield, and Mineral Development

[Mr. Presiding Officer]

(Government Control) (Amendment) Bill, 1976], be passed."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : The Bill stands passed. Now, we have certain items on the Orders of the day.

Rao Abdus Sattar : These may be deferred, Sir.

Mr. Presiding Officer : No. 5 and 6, 7, 8 and 9 are deferred because the Ministers concerned are not present.

Rao Abdus Sattar : Yes, Sir.

Mr. Presiding Officer : So, Items Nos. 5, 6, 7, 8 and 9 on the Orders of the Day stand deferred. Now, we will meet tomorrow in the morning. What time would be suitable ?

Honourable Members : At 10.00 a.m.

Mr. Presiding Officer : That is the concensus of the House, so the House stands adjourned to meet tomorrow in the morning at 10-00 a. m.

(The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Friday, December 24, 1976).